رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ نظم صہ۱
امریکہ میں تبلیغ اسلام صہ۱
مسلمان کیونکر کامیاب ہو سکتے ہیں صہ۲
مہاجرین کابل کی حالت صہ۴
حضرت مسیح و مہدی کی انتظار
مسیحی مدرسوں میں تعلیم انجیل کی مخالفت } صہ۵
عیسائیت کی اشاعت
خطبہ جمعہ صہ۶ مسلمانوں کے علمی کارنامے صہ۸
وصایا داخل دفتر صہ۹
فہرست چندہ مسجد پشاور
اشتہارات } صہ۱۰
خبریں صہ۱۱-۱۲

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۹۵ | مورخہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۹ شوال سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ ۱۳ جون کی شام کو ڈاکٹری مشورہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے ۔ حضور کے ساتھ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب گئے ہیں ۔ حضور دو تین دن تک واپس تشریف لے آئینگے ٭

۱۲ جون حضور کی طبیعت کے متعلق جو ڈاکٹری اطلاع لوکل طور پر شائع ہوئی وہ حسب ذیل تھی ۔ خدا کے فضل سے دن کیوقت زیادہ سے زیادہ حرارت ۹۹ درجہ ہوئی ۔ اور اکثر وقت اس سے بھی کم رہی ۔ رات کو بخار کے بالکل اتر جانے کی وجہ سے بہت ضعف محسوس ہوا ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں ٭

نظم

ابر آجائے برسنے لگے چھم چھم پانی

ہجر میں آنکھیں جو برساتی ہیں ہر دم پانی
مجھ کو ڈر ہے کہیں ہوجائے نہ عالم پانی

ہے یہی جو کہ ہوا موسےٰؑ کا ہمدم پانی
ہو گیا پر یہی فرعون سے برہم پانی

ہے یہی نوحؑ کی کشتی کو اٹھانے والا
گھر یہی کرتا ہے دشمن کا منہدم پانی

اوڑھ گئی جن سے نبوت انہیں مردہ سمجھو
زندگی کے لئے ہے سب سے مقدم پانی

داغ مرجھائینگے آنسو نہ کہیں تھم جائیں
ایسے پھولوں کو ملیگا جو نہ اکدم پانی

ایک چھینٹے سے میری بگڑی سنور جائیگی
تیرا اے ابرِ کرم ہوتا نہیں کم پانی

عیب دھونے کو ہے ۔ مولیٰ سوائے احمدؐ
تیری بخشش کا کرے کون فراہم پانی

سخت گرمی ہے الٰہی ہو نزول رحمت
ابر آجائے برسنے لگے چھم چھم پانی

نصرتِ حق ہے ہمیں فضل خدا سے حاصل
چھینٹے دینگے نہ مخالف کا کہیں ہم پانی

میرے آقا کے ذرا سامنے آئے تو سہی
پتہ دشمن کا جو ہو جائے نہ یکدم پانی

حوض کوثر پہ چلا جاؤنگا افتاں خیزاں
بانٹنے بیٹھیں گے جب نبیوں کے خاتم پانی

آرزو ہے مری منظور کسی دن اڑ کر
جا کے پی آؤں سر چشمۂ زمزم پانی

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی رپورٹ

سات اور نو مسلم

قبول اسلام گذشتہ رپورٹ کے بعد ایک جنٹلمین اور چھ لیڈیاں مشرف باسلام ہوئیں۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) مسز ورجینیا الی واس۔ ایک معمر معزز لیڈی جو نیکی اور ہمدردی کے کاموں میں بڑھ کر حصہ لینے میں اپنے شہر میں مشہور ہے۔ اسلامی لٹریچر پڑھنے اور خط و کتابت کے بعد مسلمان ہوئی ہے اسلامی نام حلیمہ رکھا گیا (۲) مسٹر جے لیوائن۔ یہ صاحب علوم مشرقیہ کے مطالعہ میں ایک لمبے عرصہ سے مصروف تھے۔ آخر اللہ تعالیٰ کی دستگیری سے داخل اسلام ہوئے۔ اسلامی نام عمر رکھا گیا (۳) مس کیلڈینا بش مطالعہ کتب دینیہ کی بہت شائق ہے۔ اسلامی نام حمیدہ رکھا گیا (۴) مسز ہانگ ابراہام۔ علاقہ انڈیانا میں رہتی ہے۔ اسلامی نام ہاجرہ رکھا گیا (۵) مس لوسل فریزر۔ یہ خاتون اسی شہر میں رہتی ہے۔ میرے لیکچروں میں شامل ہوتی رہی۔ اور اب بطیب خاطر داخل اسلام ہوئی۔ اسلامی نام فاطمہ رکھا گیا۔ نماز عربی میں سیکھ رہی ہے (۶ و ۷) مسز لوڈیسیا جوزف و مس فرانسس ہرز و شہر میمیگن میں مسلمان ہوئیں۔ جبکہ عاجز تبلیغی دورے پر ماہ مارچ میں وہاں گیا تھا۔ اسلامی نام ظریفہ اور فیروزہ تجویز ہوئے۔ فالحمد للہ۔

لیکچر گذشتہ تین ماہ عاجز نے بہت لیکچر مختلف شہروں میں دئے۔ پندرہ معزز زین پادری وغیرہ کے مکانات پر جاکر تبلیغ کی گئی۔ ریاست ہائے مچی گن۔ الی نوائے الی دوا اور سوتھ ڈیکوتا میں تبلیغی دورے ہوئے۔ اشعار و مضمون مختلف اخباروں میں تائید اسلام میں شائع ہوئے۔ رسالہ متعلق ترکی صلح کتابیں تائید اسلام میں چھاپکر مفت تقسیم کی گئیں۔ روانگی ڈاک گذشتہ تین ماہ میں قریباً نو سو ہوئی۔ ملک کناڈا کو ڈاک کے ذریعہ سے تبلیغی رسائل روانہ کئے گئے۔ تبلیغی کوششوں کی یہ مختصر رپورٹ ہے۔

خاص مشکلات مجھے سال بھر کے تجربہ کے بعد معلوم ہوا ہے۔ کہ اس ملک میں تبلیغ اسلام کے راہ میں سب سے بڑی دو رکاوٹیں ہیں۔ پہلی اور سب سے بھاری مشکل پولٹیکل رنگ اختیار کئے ہوئے ہے۔ یہاں ریاستہائے بالکان۔ یونان۔ ارمنی وغیرہ کی طرف سے باقاعدہ اور مستحکم فنڈوں کے ساتھ ایسی انجمنیں قائم ہیں جو ملک کے اندر بالخصوص ترکوں اور بالعموم مسلمانوں کے خلاف رائے قائم کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں ایسی انجمنوں کے آدمی تمام ملک میں گشت لگاتے اور اسلام کے خلاف لیکچر دیتے اور لٹریچر پھیلاتے رہتے ہیں۔ ان کی اصل اغراض پولٹیکل ہیں۔ بظاہر مذہبی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ دوم۔ پادری لوگ اپنے مشنوں کیواسطے چندہ جمع کرنے کے لئے اسلام کے خلاف رائے قائم کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ان ہر دو کی طرف کے میرے خلاف ظاہر اور مخفی طور برابر کوششیں ہوتی رہتی ہیں۔ بلکہ بعض جگہ جان بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے ان کے مقابلہ کے واسطے وسیع پیمانہ پر لٹریچر پھیلانے لیکچروں کے دورے کرنے اور اخبار رسالہ جاری کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس کیواسطے بہت سا روپیہ درکار ہے میں اخبار میں پڑھتا ہوں کہ بہت سے دوستوں نے میری تجویز رسالہ پسند کر کے امداد کا وعدہ کیا ہے۔ بلکہ بعض نے کچھ رقم بھی صاحب ناظر کو بھیجدی ہے۔ میں ان سب کا مشکور ہوں۔ مگر میں صاحب مطبع اور سوداگر کاغذ کو ہندی اخبارات کے پرچے دیکھ رسالہ نہیں چھپوا سکتا۔ جب تک رسالہ کی امداد کا روپیہ میرے پاس نہ پہنچ جائے۔ میں کیا کر سکتا ہوں یہاں کی تبلیغ بڑا خرچ چاہتی ہے۔ خدا جن کو توفیق دے کر ثواب کمانے کا بڑا موقعہ ہے۔

مندرجہ رپورٹ کے علاوہ دس مسلمان داخل سلسلہ حقہ احمدیہ ہوئے (۱) مسٹر ایس۔ ایم۔ ایچ جی اکبر یہ صاحب دراصل بنگال کے رہنے والے ہیں۔ آجکل وسط امریکہ میں تجارت کرتے ہیں۔ خط و کتابت کے ذریعہ سے ان کو سلسلہ کے حالات معلوم ہوئے اور اس طرح احمدی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

(۲) مسٹر رشید سویدان (۳) شیخ احمد الحجاج (۴) علی محمد (۵) مسٹر احمد الصفا (۶) مسٹر زیدانہ حسین (۷) قاسم محمود (۸) مسٹر حسین حسن (۹) مسٹر حسین الحاج۔ یہ آٹھ اصحاب ملک شام کی پیدائش۔ مگر عرصہ بیس سال سے اس ملک میں رہتے ہیں۔ اور یہیں مکان لئے اور تجارت یا ملازمت کرتے ہیں۔ (۱۰) منیر الدین عبد السلام یہ صاحب نائجیریا کے رہنے والے ہیں۔ میرے ساتھ ان کی خط و کتابت تھی اب احمدی ہو گئے ہیں۔ اور آئندہ کیواسطے انہیں انجمن احمدیہ افریقہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ احباب کرام یہاں کے رسالہ انگریزی کے واسطے رقم بھجوانے کی کوشش کریں۔

قرآن شریف خوشخط صاف عمدہ حالت میں جس قدر احباب بھیج سکیں۔ یہاں بہت ضرورت ہے۔ ترجمہ والے یا بلا ترجمہ۔ قلمی یا مطبوعہ۔ نئے ہوں۔ ہر دوست توجہ کرے۔

ایک معزز امریکن خاتون نو مسلمہ احمدیہ تعلیم یافتہ عمر قریباً پینتالیس سال باقی عمر ہندوستان میں گذارنا چاہتی ہے۔ اگر کوئی انگریزی خوان صاحب وسعت جو اخراجات سفر برداشت کر سکتے ہوں۔ خواہشمند ہوں۔ تو میری معرفت خط و کتابت کریں۔ والسلام

محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ ۴ / مئی ۱۹۲۱ء

Dr. M. M. Sadiq
14 Victor Avenue
Highland Park, mich
(U. S. amreca)

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح ۱۲ / جون ۱۹۲۱ء بروز اتوار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بوجہ ناسازی طبع اپنے مکان پر شیخ عبد الحکیم صاحب لائبریرین ہیڈ کوارٹر رایل ایر فورس انبالہ چھاؤنی کا نکاح دو ہزار حق مہر پر محمودہ بیگم بنت حافظ سید عبد المجید صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ منصوری سے پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

ولادت ۴ / جون ۱۹۲۱ء کو خدا کے فضل سے میرے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ اصحاب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے عمر دراز کرے اور خادم دین بناوے۔ خاکسار سید غلام حسین احمدی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ کیٹل فارم حصار

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یان دار الامان - ۱۶ر جون ۱۹۲۱ء

مسلمان کیونکر کامیاب ہو سکتے ہیں؟

مسٹر گاندھی نے وائسرائے ہند سے خود درخواست کر کے جو ملاقات کی ہے۔ اس نے ایک طرف تو ان کے "مایہ ناز ہونان مل ورتن" کی حقیقت ظاہر کر دی ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کو کچھ نہ کچھ اسبات کا احساس کرا دیا ہے۔ کہ اپنی مدد آپ کرنے کی بجائے دوسروں پر بھروسہ رکھنا حصول مدعا کے لئے کہاں تک مفید ہو سکتا ہے ٭

مسٹر گاندھی نے ایک حامی عدم تعاون نہیں بلکہ موجد عدم تعاون ہوتے ہوئے وائسرائے سے ملاقات کرنے کی وجہ معترضین کے سامنے یہ پیش کی ہے کہ :۔

"بعض چیزیں ہیں۔ جن کے چھوڑنے کی ہم انگریزوں سے توقع رکھتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں اس بات کی محتاج ہیں۔ کہ ان پر باہمی غور ہو اور باہمی سمجھوتہ ہو"

گویا گورنمنٹ کے ساتھ ملکر باہمی مشورہ سے بعض چیزوں کے متعلق سمجھوتہ کرنے کی ضرورت نے ان کو ملاقات کرنے پر مجبور کیا۔ لیکن کیا یہ الفاظ اس شخص کے منہ سے نکلنے جائز ہیں۔ جس نے کونسلوں کے بائیکاٹ کا فتویٰ دیا۔ اور کونسلوں میں جانے کو عدم تعاون کے بالکل خلاف بتایا۔ حالانکہ وہ لوگ جو کونسلوں میں جانے کے حامی تھے۔ وہ بھی تو یہی کہتے تھے کہ اس طرح ہم گورنمنٹ کے ساتھ ملکر باہمی سمجھوتہ سے اختلافی امور کا تصفیہ کرانے کے قابل ہو سکینگے۔

"مہاتما جی" کے اس فعل سے ان کے پیرووں میں عدم تعاون کے بارے میں جس قدر بھی شکوک اور شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ لازمی ہیں۔ اور جو لوگ ان کے متعلق بے زاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ بالکل حق بجانب ہیں۔ "مہاتما جی" کے لئے ہرگز مناسب نہ تھا۔ کہ عدم تعاون کے بانی ہو کر اس طرح اس کی خلاف ورزی کرتے۔

مگر عجیب بات ہے۔ اِدھر تو مسٹر گاندھی کی اس اصول شکنی کا رونا رویا جا رہا ہے۔ اور ان کے اس فعل کو سخت ناپسندیدگی اور نفرت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے اور اُدھر عدم تعاون کے حامی بیچارے مسلمان اس بات پر ہاتھ مل رہے ہیں۔ کہ وائسرائے نے مسٹر گاندھی اور دوسرے ہندو لیڈروں کو تو "شرف ملاقات بخشا" اور "صلاح و مشورہ کے لئے طلب کیا" لیکن مسلمان لیڈر اس سے محروم رہ گئے۔ حالانکہ بقول اخبار "وکیل"

"عہد حاضرہ میں کسی قوم نے مسلمانوں سے زیادہ نقصان نہیں اٹھایا۔ کوئی قوم بے انصافیوں کا ان سے زیادہ تختۂ مشق نہیں بنی۔ کسی قوم نے ان سے زیادہ سختیاں برداشت نہیں کیں۔ اور کوئی قوم ان سے زیادہ اسبات کی مستحق نہیں ہے کہ ان کی داستان الم سنی جائے۔ اور انصاف و عدالت کے ذریعہ ان کی دادرسی کی جائے"

یعنی ان وجوہات کی بنا پر مسلمان اس بات کے زیادہ مستحق تھے۔ کہ ہندو لیڈروں سے قبل وائسرائے مسلمان لیڈروں کو شرف ملاقات بخشتے۔ اور ان کی "داستان الم" سنتے۔ نہ کہ ہندو لیڈروں کو پہلے اپنے سامنے حاضر ہونے کا موقع دیتے۔ جنہیں نہ مسلمانوں جتنا نقصان اٹھانا پڑا ہے نہ مسلمانوں کی طرح ناانصافیوں کا تختۂ مشق بنے ہیں اور نہ مسلمانوں کی طرح سختیاں برداشت کی ہیں۔ لیکن وائے قسمت مسلمان دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے اور "مہاتما جی" اور دوسرے ہندو لیڈر گوئے سبقت لے گئے۔ کیوں؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ "وکیل" نہایت تلخ پیرایہ میں یہ بیان کرتا ہے کہ :۔

"اسوقت ملک کی سیاسی کیفیت کا یہ رنگ ہے کہ تمام تحریکوں میں لیڈری کی زمام ہندوؤں کے ہاتھوں میں ہے۔ مسلمان لیڈر اگر کچھ نظر آتے بھی ہیں۔ تو ان کی حیثیت محض "مددگاروں" یا ماتحتوں کی ہے۔ کوئی مسلمان لیڈر اسوقت کامل آزادی اور خودمختاری سے کام نہیں کر رہا ہے اور کوئی مسلمان لیڈر ایسا نہیں۔ جو کسی نہ کسی ہندو لیڈر کے ہاتھ میں نہ ہو"

پھر لکھتا ہے :۔

"مسلمان خود آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ انہیں یہ جرأت نہیں ہے کہ وہ کبھی عالمگیر و دور رس تحریک کی رہنمائی اپنے ہاتھوں میں لیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ "مددگاروں" کی حیثیت میں بالکل خوش اور قانع ہیں"

مسلمان لیڈروں کے متعلق "وکیل" نے جو کچھ لکھا ہے اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ جب مسلمانوں نے متفقہ طور پر نہ صرف سیاسی معاملات میں بلکہ خلافت جیسے مذہبی مسئلہ میں مسٹر گاندھی کو اپنا لیڈر اور راہ نما تسلیم کر لیا ہے۔ مسلمانوں کے مولوی عبدالباری صاحب جیسے عالم "پس رو گاندھی" ہونا اپنے لئے موجب فخر قرار دے چکے ہیں۔ اور ان کے محبوب ترین لیڈر مسٹر محمد علی اور شوکت علی اپنے آپ کو مسٹر گاندھی کے "پیرو" کہتے ہوئے پھولے نہیں سماتے۔ تو وائسرائے ہند کے صرف مسٹر گاندھی کو ملاقات کا شرف بخشنے اور کسی مسلمان لیڈر کو یہ موقعہ نہ دینے پر مسلمانوں کو اعتراض کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ بالفاظ "وکیل" "جب مسلمان مہاتما گاندھی کو ہندوؤں کے ساتھ اپنا مشترکہ لیڈر تسلیم کر چکے ہیں۔ اور اپنے سب کام ان کے حوالے کر چکے ہیں۔ تو انہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ معاملات ملکی یا مذہبی کے متعلق "مشورہ" یا "سمجھوتہ" کرتے وقت حکومت ان کو نظر انداز کر کے صرف مسٹر گاندھی سے بات چیت کرنے میں بالکل حق بجانب ہو گی۔ اور ایسی صورت میں مسٹر گاندھی جو بھی "سمجھوتہ" کرینگے۔ اس کا ماننا مسلمانوں کے لئے لازمی ہو گا۔ اور اس کے متعلق کسی قسم کی چون و چرا نہ کر سکینگے۔ کیا مسلمان اس کے لئے تیار ہیں۔ اگر ہیں تو پھر وائسرائے کے مسلمان لیڈروں کے مقابلہ میں مسٹر گاندھی کو شرف ملاقات بخشنے پر اظہار گھبراہٹ

کا کیا مطلب۔ یہ تو معمولی بات ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ انہیں اسوقت کا خوشی اور مسرت کے ساتھ انتظار کرنا چاہیئے۔ جب انکی زندگی اور موت ہستی اور نیستی مسٹر گاندھی یا ان کے کسی جانشین کی جنبش لب پر منحصر ہوگی۔ اور یہاں تک تو مسٹر محمد علی کہہ ہی چکے ہیں کہ میں تو ایک ہندو کا غلام رہنا پسند کرونگا بمقابلہ ایک غیر ملکی کے۔"

(مدینہ ۱۷ مئی)

لیکن اگر مسلمان اس خطرناک اور درد انگیز وقت سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ غیروں کو اپنے سب کام سپرد کرنے اور ہر معاملہ میں انکو اپنا سربراہ بنانے کی بجائے اپنی فکر آپ کریں۔ اور اس راہ نما کو قبول کریں۔ جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ان کی بہتری اور اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے اور جو حضرت مرزا صاحب ہیں۔ ورنہ مسلمان کبھی ایسے شخص کے پیچھے چل کر ہرگز کامیابی اور کامرانی کا منہ نہیں دیکھ سکینگے۔ جو اسلام کو جھوٹا سمجھتا۔ اور اس کے خلاف چلنا اپنے لئے نجات کا باعث یقین کرتا ہے۔ بلکہ ایسے شخص کی پیروی کرکے وہ دن بدن قعر ذلت میں گرتے جائینگے۔ اگر اسلام خدا کی طرف سے سچا مذہب ہے۔ اور فی الواقع ہے۔ اگر اسلام کی حفاظت کا خدا تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے۔ اور فی الواقع لیا ہے تو لازمی اور ضروری ہے۔ کہ اسوقت جبکہ مسلمان حد سے زیادہ ذلیل و رسوا ہو چکے ہیں۔ اور جبکہ اسلام ان کے سینوں سے نکل چکا ہے۔ خدا ہی اسلام کی حفاظت کا سامان کرے۔ اور اپنی طرف سے کسی مصلح کو بھیجے نہ کہ ایسی دردناک حالت میں مسلمانوں کو چھوڑ دے۔ کہ جاؤ ایک مشرک کو اپنا راہ نما بنالو۔ اور جدھر وہ لے جائے ادھر چلتے جاؤ۔ تاکہ اسلام کا نام و نشان ہی مٹ جائے۔

خدا تعالیٰ نے تو مسلمانوں کو مصائب اور آلام سے بچانے اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی طرف سے ایک راہ نما بھیجدیا۔ اور اس نے آکر کامیابی کا صحیح اور سیدھا راستہ بھی بتا دیا کہ اپنی جان و مال کو دین کے لئے لگادو۔ اور اشاعت اسلام میں لگ جاؤ۔ اب اگر اسکو چھوڑ کر مسلمان ادھر ادھر بھٹکتے پھرینگے۔ تو اس آنے والے وقت کے لئے تیار ہو جائیں جس سے چار و ناچار انہیں سامنا کرنا پڑیگا۔

کیا مسلمان اپنی اسوقت تک کی کوششوں کے نتائج سے اندازہ نہیں لگا سکتے۔ کہ ان کے قدم آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں یا پیچھے کی طرف پڑ رہے ہیں۔ اگر پیچھے کی طرف ہٹ رہے ہیں تو انہیں اپنے طریق کار پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ اور اس طرز عمل کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ جس کے اختیار کرنے کی حضرت مسیح موعود نے تلقین فرمائی ہے کہ یہی ان کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

مہاجرین کابل کی حالت

وہ ایام ابھی بھولے نہیں جب ہندوستان کے مسلمانوں نے وقتی جوش و خروش کے ماتحت اور لیڈروں کی تحریک سے ہجرت کے نام سے ہندوستان کو خیرباد کہا۔ اور ایک قبرستان پشاور سے لیکر کابل تک تیار کر دیا۔ اور جو بچ رہے وہ وہاں مختلف حالات و شدائد میں سے گذر رہے ہیں۔ جسوقت یہ تحریک جاری ہوئی۔ اسوقت جو شخص اس کے تباہ کن عواقب سے آگاہ کرتا۔ اسپر ہنسی اڑائی جاتی۔ اور اسکو اسلام اور مسلمانوں کا دشمن بتایا جاتا تھا۔ مگر اس تحریک کا جو حسرت خیز انجام ہوا۔ کیا اب کوئی ہے جو اس کا انکار کر سکے۔

۲ رمئی کے وکیل امرتسر نے ایک طویل مضمون بعنوان "مہاجرین ہند ایک تعلیم یافتہ مہاجر کی نظر میں" اور "مسلمانوں کی بے راہ روی کا عبرت آموز انجام" شائع کیا۔ جسمیں لکھا۔ کہ:۔

"کیا وہ ان اخبارات و اشخاص کی ناعاقبت اندیشی کا ایک زبردست جواب نہیں ہے۔ جو مسلمانوں کو بے سوچے سمجھے گھربار اور زن و فرزند چھوڑ کر ہجرت کر جانے پر اکساتے رہے۔ اور پھر یہ بھی دیکھنا گوارا نہ کیا کہ کس قسم کے لوگ ہجرت کر رہے ہیں۔ کیا یہ اخبارات و افراد اپنے اس گناہ عظیم کو تسلیم کرنے کی جرأت رکھتے ہیں کہ انہوں نے کبھی غریب مسلمانوں کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ انہیں ہمیشہ دھوکے میں رکھا۔ لیکن وہ اپنی غلطی کا کھلم کھلا اعتراف کرینگے؟ کیا یہ انہی افراد و اخبارات کی اندھا دھند پالیسی کا نتیجہ نہیں ہے کہ بقول شیخ محمد شیدائی "آج تک جس قدر بھی ہندوستانی یہاں آئے وہ محض نفس پرست اور روپیہ کے بندے ثابت ہوئے"

اگرچہ وکیل نے اپنے آپ کو ان اخبارات سے الگ کر دیا ہے۔ جو تحریک ہجرت کے حامی تھے۔ اور اس کیلئے اپنے گذشتہ مضامین کے چند اقتباس بھی پیش کئے ہیں۔ لیکن ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ "وکیل" نے بھی ان شورا شوری کے ایام میں جبکہ ہر چہار طرف سے ہجرت ہی ہجرت کے الفاظ سنائی دیتے تھے۔ اس جرأت اور دلیری سے کام نہ لیا۔ جس کو ہجرت کو نقصان رساں سمجھتے ہوئے اسے لینا چاہیئے تھا اور اگر کچھ لکھا بھی تو دبے الفاظ میں لکھا۔

بمقابلہ اس کے ہماری طرف سے ان ایام میں بڑے زور شور سے اس تحریک کی مخالفت کی گئی۔ اور ہمارے امام نے تو ابتدا میں ہی بتا دیا تھا۔ کہ اس سے "سوائے اپنی ہتک کرانے اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہونے کے اور کوئی نتیجہ نہ نکلیگا" کیا ان الفاظ کی حرف بحرف تصدیق نہیں ہو چکی اور نہیں ہو رہی۔

پشاور سے مہاجرین کی اطلاع جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ حسب ذیل ہے:۔

"لاہور۔ دہلی۔ بمبئی اور دیگر مقامات کے ۳۱ مہاجرین پشاور پہنچے ہیں۔ چیتھڑے ان کے بدن پر ہیں۔ اور بعض تو معلوم ہوتا ہے۔ بری خوراک کی وجہ سے تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ یہ لوگ جنمیں تعلیم یافتہ اور اوسط درجہ کے ہیں۔ انکی حالت ایسی ہو رہی ہے کہ پہچانے نہیں جاتے۔ یہ لوگ ترکان احرار کے ساتھ مل جانے کے لئے افغانستان سے روس کو گئے تھے۔ جو جا بجا مارے مارے پھرتے رہے۔ کہیں لوٹے گئے۔ کہیں قید ہوئے۔ فاقے پر فاقے بھی کئے۔ غرض ناقابل برداشت تکلیفیں اٹھا کر یہ مصیبت زدہ لوگ آخر ہندوستان کو واپس پلٹے۔ ان سے پہلے بھی بعض لوگ ایسی حالت میں پہنچ چکے ہیں۔ اور بعض کی نسبت خبر ہے کہ واپس آ رہے ہیں۔ ایک سال قبل جو لوگ انہیں بڑی سرگرمی سے دھکیل رہے تھے۔ اور ان کے ساتھ

خطبہ جمعہ

قومی نصب العین کے لئے جدوجہد

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

فرمودہ ۳ / جون ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:

آج خطبہ پڑھنے کی وجہ

گو پچھلے دنوں حلق کی تکلیف کے باوجود ایک ضرورت کے موقع پر کسی قدر لمبی تقریر کرنے کی وجہ سے پھر گلے کی شکایت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور چند دنوں سے بخار میں بھی زیادتی ہے۔ مگر چونکہ آج کا دن خصوصیت رکھتا ہے۔ اور یہ مبارک زمانہ اور مبارک مہینہ جو اس فضل کی یاد دلاتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ ختم ہونیوالا ہے۔ اور ایک لمبے عرصہ کے لئے پھر ان خاص گھڑیوں کی انتظار ان لوگوں کو کرنی پڑیگی۔ جو زندہ رہینگے۔ اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ بعض باتیں سناؤں:

ابتدائی غلطیوں سے گھبرانا ٹھیک نہیں

دنیا میں انسان ٹھوکریں بھی کھاتے ہیں۔ غلطیاں بھی کرتے ہیں اور کسی پیشہ اور فن کے لوگ نہیں۔ جو غلطیاں نہ کرتے ہوں۔ مگر باوجود اس کے ان کے کام کی قدر گر نہیں جاتی۔ کوشش ضائع نہیں ہوتی۔ طالب علم جو مدرسہ میں جاتا ہے۔ کتنی غلطیاں کرتا ہے۔ وہ پہلے دن ہی علوم کا اُستاد نہیں ہو جاتا بلکہ پہلے دن تو اس کے منہ سے لفظ بھی صحیح نہیں نکلتے بہت بچے ہوتے ہیں۔ جو اِلف کو اَلَف یا اُلُف یا اَلِیھ یا کچھ اور کہتے ہیں۔ اور کبھی لام کا تلفظ یا ق کا تلفظ ادا نہیں کرسکتے۔ اور ض۔ ع۔ ق کا ادا کرنا تو بڑی بات ہے۔ ان بچوں کا ابتداء میں ٹھوکریں کھانا اُستاد کے لئے ٹھوکر کا موجب نہیں ہوتا کبھی تجربہ کار اُستاد نہیں بچے کے غلطی کرنے سے چڑتا نہیں۔ ناواقف شخص کو غصہ آئے گا۔ حتی کہ ماں باپ ناراض ہونگے۔ لیکن اُستاد کو غصہ نہیں آئیگا۔ اسلئے کہ ماں باپ تعلیم کے فن سے ناواقف ہیں۔ مگر اُستاد واقف ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ کتنے ہی لوگ ہیں۔ جو اس کے پاس آئے۔ اور وہ ابتداء میں اس ننھے طالب علم سے بھی زیادہ غلطیاں کرتے تھے۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ وہ معلم ہیں۔ اور اس کے کان ان کی زبان سے اعلیٰ سے اعلیٰ لیکچر اور نکات سنتے ہیں۔ اسلئے وہ جانتا ہے کہ ابتداء میں بچے سے غلطیاں ہونا چڑنے اور غصہ ہونے کی بات نہیں یہ ابتدائی حالت کا نقشہ ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ ابتدائی حالت نطفہ کی ہوتی ہے۔ لیکن وہی ترقی کرتا کرتا آخر موسیٰ۔ عیسیٰ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم بنجاتا ہے۔ پس مشاہدہ نے بتایا کہ ابتدائی غلطی مایوسی کا موجب نہیں:

ابتدائی غلطی کو پسند نہیں کیا جاتا

میرا یہ مطلب نہیں کہ اُستاد ابتدائی غلطی کو پسند کرتا ہے۔ نہیں۔ مگر وہ اس سے ناامید نہیں ہوتا وہ اس غلطی کے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس شخص کو اپنے سے دور نہیں کرتا۔ وہ طالب علم کی غلطیاں نکالتا ہے۔ مگر طالب علم کو نہیں نکالتا۔ وہ اسکی غلطیاں دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہتا کہ یہ ناقابل ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آج کون بڑے سے بڑا عالم ہے۔ جس کی زبان ابتداء میں اسی طرح لغزش نہ کیا کرتی تھی:

طالب علم کی کونسی بات اُستاد کو غصہ دلاتی ہے

مگر ایک چیز ہے۔ جو اس کے غصہ کو بھڑکاتی ہے۔ اور اسکو طالب علم سے ناامید کرتی ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ طالب علم کا مدعا کوئی نہیں خواہ ایسا طالب علم حروف کو اچھی طرح بھی ادا کرے۔ مگر اس کا حروف کو عمدگی سے ادا کرنا اسکو خوش نہیں کرسکتا۔ جبکہ اسکو معلوم ہے۔ کہ طالب علم کی نیت پڑھنے کی نہیں۔ جب تک بچہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اسوقت تک یہ کہا جاسکتا ہے کہ شاید سنبھل جائیگا۔ مگر جب یہ نظر آئے کہ اس کے دل ہی علم پڑھنے سے کوئی مقصد نہیں۔ اور وہ محض شخص کے سلسلہ عظمت میں اچھوت بن[...]

ہے۔ جو یہ نہ ہوا۔ تو کچھ اور ہی۔ [...] خوشی کا موجب نہیں ہو سکتا۔

اگر طالب علم کا کوئی مقصد ہے۔ تو پھر اُستاد [...]م کمزوریوں سے قطع نظر کرکے اس پر محنت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ایک دن یہ ضرور اپنے مقصد کو پالیگا۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جوں جوں عمر میں بڑھتے یا پڑھتے ہیں اور لکھتے ہیں مگر ان کا مدعا کچھ نہیں۔ علم آنے کے باوجود اسکی بے قدری کرتے ہیں۔ ان سے اُستاد مایوس ہو جاتا ہے۔ خواہ ایسے لوگ بی اے۔ ایم اے یا مولوی ہو جائیں۔ مگر ان کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ نہ دوسروں کو ان سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ انکی مثال اس بیلچے کی ہوتی ہے۔ جو اپنے پاس پانی رکھتا ہے۔ اور نہیں جانتا۔ کہ اسکو کیونکر استعمال کرے۔ اس کا علم پڑھنا بیہودہ ہوتا ہے:

قوموں کی حالت بھی افراد کے مشابہ ہے

بعینہٖ یہی حال انسانوں کا ہوتا ہے مثلاً وہ بالغ ہوتے ہیں۔ اور دین کی طرف متوجہ ہوتے ہیں مگر اس کے اصل مدعا سے غافل ہوتے ہیں۔ جس طرح افراد ترقی کرتے ہیں۔ اسی طرح اقوام کی بھی ترقی ہوتی ہے۔ افراد غلطی کرتے ہیں۔ قوموں سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں۔ جس طرح افراد بچپن میں غلطیاں کرتے اور صحیح تلفظ ادا نہیں کرسکتے۔ اسی طرح قوموں کی ابتداء بھی ایسی ہی ہوتی ہے۔ ان کو جو سوچنے کو کہا جاتا ہے۔ ان کا دماغ اسکو سوچ نہیں سکتا۔ جس وقت ان کے احساسات کو بھڑکنے کے لئے کہا جائے۔ وہ بھڑکتے نہیں اور جب انکی شہوات کو سرد ہونا چاہیئے۔ اسوقت سرد نہیں ہوتیں۔ جس طرح ابتداء میں بچہ الف کو الیھ یا کچھ اور کہتا ہے۔ لیکن آخر صحیح تلفظ ادا کرتا ہے یہی حال قوم کا ہوتا ہے۔ قوم بھی ابتداء میں غلطیاں کرتی ہے۔ اور سینکڑوں سال کے بعد مقصد کو پاتی ہے۔ مقصد ابتداء میں حاصل نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ غلطیاں کرنے کے ساتھ مقصد آہستہ آہستہ قریب ہوتا جایا کرتا ہے۔ ابتداء میں ایک ایک صداقت سامنے آتی ہے۔ اور لوگ مانتے چلے جاتے ہیں۔ [...]

[illegible] ہیں ایک مجموعی صورت اختیار کر کے ایسی [illegible] جیسے ایک ایک قطرہ جمع ہو کر ایک تالاب کی صورت اختیار کرتا ہے۔ جب صداقتیں مجموعی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ تو پھر قوم کے سامنے ایک مقصد اور مدعا ہوتا ہے۔ لیکن یہاں وسعت نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس سے کام لینے کا طریق بھی مختلف ہوتا ہے۔ جس طرح تھوڑے پانی اور تالاب کے پانی سے کام لینے میں فرق ہو گا۔ اسوقت وسعت نظر کے ساتھ بہت سی جزئیات سامنے آجاتی ہیں۔ اسوقت جو شخص کسی سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ تو اپنی تمام ذمہ واریوں کو سمجھ کر اور غور کر کے ہوتا ہے۔ اور جب سمجھ لیتا ہے تو پھر کوئی کمزوری اور کوئی غلطی اسکو اس [illegible] راہ سے الگ نہیں کر سکتی۔ اس سے کمزوری سرزد ہوتی۔ غلطیاں ہوتیں۔ اور اس کے کام میں سستیاں ہوتی ہیں۔ مگر ان تمام نقصوں کے باوجود اس کا قدم آگے بڑھتا ہے اور وہ مدعا کو پاتا ہے۔ اگر اس کا دینی مقصد ہے۔ تو اسکو پاتا ہے اور اگر کوئی اور غرض ہے تو اسکو حاصل کرتا ہے۔

ہر ایک کام کا مقصد معلوم ہونا چاہیئے

پس سب سے پہلا سوال یہ ہونا چاہیئے اور ہے کہ ہمارے اس کام کا مدعا کیا ہے۔ اگر مدعا کو درمیان سے نکالدیا جائے۔ تو تمام کام فضول ٹھہرتے ہیں۔ جب مدعا کو سامنے رکھا جائے تو کوئی کمزوری غفلت۔ غلطی درمیان میں حائل نہیں ہو سکتی لیکن جب کسی قوم کا کوئی مقصد یا مدعا نہ ہو۔ تو وہ قوم تباہ ہو گی دیکھو اسلام کی تعلیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آئی۔ اور دوبارہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سمجھائی گئی اسلئے غور کر کے مدعا سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ [اس]کو سمجھنے کے بعد کامیابی یا ناکامی کا سوال آتا ہے۔ اور جب مدعا معلوم ہو تو خواہ بظاہر ناکامی ہو۔ وہ کامیابی ہے۔ اور جب مدعا معلوم نہ ہو تو بظاہر کامیابی ناکامی ہے۔

ہونگا [illegible] سمجھنے والے

ایک طبیب جس کی طب کا مدار نسخہ [illegible] پر نہیں۔ بلکہ وہ [illegible] لے تجویز کئے ہیں [illegible] سے کرتا ہے۔ وہ جنگل میں جاتا ہے۔ اس کا جنگل میں جانے کا ایک مقصد ہے۔ وہ کئی بوٹیوں کو توڑتا اور ان کا تجربہ کرتا ہے کہ ان کے کیا اثرات ہیں۔ لیکن کئی کو توڑتا اور تجربہ کر کے چھوڑ دیتا ہے۔ اور جس بوٹی کی تلاش میں ہوتا ہے۔ پھر لگ جاتا ہے۔ اس طرح گو اسکو ناکامی ہوتی ہے۔ مگر اس کی ناکامی ہی کامیابی ہوتی ہے۔ کیونکہ مثلاً اگر پہلے اس کے لئے سو دروازے کھلے تھے۔ تو اب ۹۹ رہ گئے۔ اور پھر ایک اور کو آزمایا تو ۹۸ رہ گئے تو اس کی ناکامی اس کی کامیابی ہے کہ وہ مقصد کے قریب ہو رہا ہے۔ نادان جس وقت اسکو ناکام کہہ رہا ہے۔ دراصل اسوقت وہ کامیابی کے قریب ہو رہا ہے۔ لیکن ایک شخص ہے کہ وہ جنگل میں پھرتا ہے۔ مگر اس کو تلاش کسی چیز کی نہیں۔ نہ اس کا کوئی خاص مقصد ہے۔ اگر اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں اس کے سامنے ہوں۔ تو وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھائیگا کیونکہ اس کے پھرنے کا مقصد کچھ بھی نہیں ؂

قومی مقاصد سینکڑوں سال میں پورے ہوا کرتے ہیں

تو کامیابی ناکامی کا معیار وہ نہیں۔ جو عام لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ کچھ اور ہے۔ عموماً لوگوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے صداقتیں آتی ہیں۔ اور انکو لیتے جاتے ہیں۔ لیکن مجموعہ پر انکی نظر نہیں ہوتی۔ حالانکہ اصل یہ ہے کہ مجموعہ پر نظر ہو اور پھر ایک مدعا معلوم ہونا چاہیئے۔ اور وہ مدعا ایک دن یا دو دن میں نہیں۔ نہ ایک نسل یا دو نسل میں حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ نسل کے بعد نسل اور پھر نسل کے بعد نسل گذرتی ہے۔ پھر کہیں کوئی قوم مقصد کو پا سکتی ہے ؂

میں تمہیں ایک صداقت بتاتا ہوں جس کو سمجھنے والے سمجھیں گے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جزئیات احکام اسلام پر اتنا اور ایسا عمل نہیں ہوا۔ جو بعد میں ہوا۔ حضرت عمرؓ جیسا انسان حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں نہیں۔ اپنی خلافت کے زمانے میں معمولی معمولی مسائل میں جھگڑتا ہے کہ یہ کیا مسئلہ ہے۔ پس بہت سے امور کی تکمیل آہستہ آہستہ ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح جو مدعا ہوتے ہیں۔ ان کا پہنچانا قوم کا فرض ہوتا ہے۔ اور اس سے پھر ترقی ہوتی ہے۔ اور اسی لئے خدا تعالےٰ نے ماں باپ کے ذریعہ انسان کو پیدا کیا۔ ورنہ زمین سے یونہی آدمی پیدا ہو جاتے اس کی غرض یہ ہے۔ کہ ماں باپ سے امانت کے طور پر بچے سیکھتے ہیں۔ اور اسی قومی غرض کو سیکھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مشن توحید پھیلانا تھا۔ مگر یہ آپ کے زمانہ میں تکمیل کو نہیں پہنچا۔ مگر اب مسیح موعود کے زمانہ میں ہوا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ سب موحد تھے۔ مگر اسوقت زمانے میں توحید کی رَو نہیں چلی۔ جو آج چلی ہے۔ کہ ہر ایک ملک میں ہر ایک قوم جن کا شرک اوڑھنا بچھونا تھا۔ وہ بھی توحید کا اقرار کرتے اور شرک کو برا کہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ پہلے غلطی ہوئی۔ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور ہنسی اڑائیں اور آپؐ کی تکذیب کریں۔ مگر آپ جو توحید قائم کرنا چاہتے تھے۔ وہ آخر ہوئی اور اس زمانہ میں آ کر ہوئی۔ اگرچہ رسول کریمؐ کے وقت میں توحید کا یہ دَور دورہ نہ تھا۔ مگر کنجی آپؐ کے پاس تھی۔ اور وہ آپؐ نے چلائی۔ وہ آ کر اب اپنے عروج میں ہے کہ سب قومیں شرک سے بیزاری ظاہر کر رہی ہیں۔ اور ابھی اور ہو گی اور شرک دنیا سے مٹ جائیگا۔

ہمارے سلسلہ کے قیام کی وجہ

ہمارا سلسلہ ان سچائیوں کے قائم کرنے کے لئے ہے۔ جو نبی کریمؐ کے ذریعہ دنیا میں آئیں۔ اور مسیح موعود نے انکو دوبارہ زندہ کیا۔ اگر تم فرداً فرداً متقی و پرہیزگار ہو تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ بلکہ ضرورت یہ ہے کہ تم سب کو معلوم ہو کہ سلسلہ کے قیام کی کیا غرض ہے اور سلسلہ کا مقصد کیا ہے۔ اور پھر اس مقصد کو سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور وہ محض چند یا اکثر افراد کے کرنے کا کام نہیں۔ بلکہ ساری جماعت کا کام ہے۔ اور جماعت کے ہر ایک فرد کے ذہن میں وہ مقصد ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے متفقہ کوشش ہونی چاہیئے۔ اور ایسا ہو کہ جب ہم مریں تو ہماری نسلیں اسی کوشش میں لگی رہیں۔ کیونکہ جب تک کسی قوم کا متفقہ ایک مقصد نہ ہو اور وہ ہر ایک فرد قوم کو معلوم نہ ہو۔ اسوقت

عمل کریں۔ تو بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایک بدوی نے رسول کریمؐ کے وقت مسجد میں پیشاب کیا۔ آپ دیکھتے رہے۔ مگر نہ روکا۔ اسی طرح ایک مسلمان نادرست نماز پڑھنے والے کو دیکھ کر خاموش رہے۔ اور جب اس نے نماز پڑھ لی تو فرمایا پھر پڑھو۔ اسی طرح صحابہ نے جب بعض کو عید گاہ میں نفل پڑھتے دیکھا۔ تو اسوقت نہیں۔ بلکہ بعد میں روکا۔ پھر کوئی نہیں بتا سکتا کہ مسیح موعود نے کبھی کسی کا نقص دیکھ کر اسکو منہ پر بتایا ہو۔ بعد میں واعظانہ رنگ میں سمجھاتے اور سمجھنے والا سمجھتا۔ مگر منہ پر نہ کہتے۔ کیونکہ اس طرح ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بہت کم لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اب میں اپنے وعظ کا خلاصہ سناتا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک واعظ ہو۔ دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھے۔ کہ ایسی طرز نہ ہو۔ کہ جن کو مخاطب کیا جائے۔ وہ پہلی حالت سے بھی گر جائیں۔

اول تو انسان کو چاہیئے کہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ اور جوں جوں انسان اپنی حالت پر غور کریگا۔ اپنی اصلاح کی زیادہ ضرورت محسوس کریگا۔

دوسرے سوائے چند آدمیوں کے جو تبلیغ کرتے ہیں۔ باقی لوگ تبلیغ میں بہت سست ہیں۔ حالانکہ یہ قومی فرض ہے۔ جب تک قومی طور پر اس کام کو نہ کیا جائیگا اسوقت تک جو وعدے خدا نے کئے ہیں۔ وہ بہت دور ہی رہینگے۔ پس اس طرف توجہ کرو تاکہ خدا کے وعدے پورے ہوں۔ خدا آپ کو توفیق دے ٭

غریب فنڈ

میزان سابق ۲۹ للعہ

۱۔ جناب بابو محمد اسمٰعیل صاحب چھاؤنی سیالکوٹ ۸ ؎

۲۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ہرم کوٹ رندھاوا ۸ ؎ للعہ

یہ رقم تقریباً تمام دوسرے غیر مستطیع لوگوں کے نام اخبار جاری کرنے میں خرچ ہو چکی ہے۔ احباب تقاریب شادی۔ ولادت۔ کامیابی۔ ترقی تنخواہ وغیرہ پر اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھا کریں۔ منیجر الفضل

مسلمانوں کے علمی کارنامے

آج مسلمان جس جہالت میں گرفتار ہیں۔ اس کی وجہ سے اور تو اور خود وہ بھی خیال نہیں کر سکتے۔ کہ اسوقت جبکہ مسلمان فی الواقعہ مسلمان تھے۔ انھوں نے دنیا میں کیسے کیسے علمی کارنامے سر انجام دئے۔ اور ان سے کس طرح دنیا کو فائدہ پہنچایا۔ لیکن تاریخ اور دیگر کتب کے صفحات پر وہ کارنامے محفوظ چلے آرہے ہیں۔ اور ذیل میں چند ایک حوالجات اس لئے پیش کئے جاتے ہیں کہ مسلمان دیکھیں۔ ان کے آبا و اجداد کیا کچھ کر گئے ہیں۔ جس کی شہادت غیر دے رہے ہیں۔ اور اب ان کی کیا حالت ہے۔

(۱) معرکہ مذہب و سائنس کے مشہور مصنف ڈریپر صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس طویل عرصہ میں عیسائی ممالک کے لوگ زیادہ تر باری تعالےٰ کی ذات کے مباحث میں مصروف رہتے تھے اور دینی فوقیت کے حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کرتے رہتے تھے۔ پادریوں کا رسوخ اور یہ عام عقیدہ کہ ان کی آسمانی کتابوں میں تمام علوم موجود ہیں۔ قوانین قدرت کی تحقیق سے مانع تھا۔ اگر اتفاقاً کوئی شخص ہیئت کے کسی مسئلہ پر سوال کرتا تھا۔ تو فوراً اس کے جواب میں اگسٹین اور لیکٹینٹس کی کتابوں کا حوالہ دیدیا جاتا تھا۔ اور مظاہر سماوی بالکل نظر انداز کر دئے جاتے تھے۔ مذہبی تعلیم کو دنیاوی تعلیم پر اس درجہ ترجیح دی گئی تھی کہ ڈیڑھ ہزار برس کے طویل عرصہ میں عیسائی ایک ہیئت دان بھی پیدا نہ کر سکے۔"

"مسلمانوں نے اس سے کہیں زیادہ ترقی کی۔ ان کے یہاں علم طبعی کی اشاعت سنہ ۶۳۲ء سے شروع ہو جاتی ہے .... یعنی رسول عرب (نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) کی وفات سے فقط چھ سال بعد۔ دو صدی کے اندر اندر وہ یونانی مصنفین سے نہ صرف واقف ہو گئے تھے۔ بلکہ انکی تصانیف کا اندازہ کرنے کی قابلیت حاصل کر چکے تھے۔ خلیفہ المامون نے میکائیل ثالث سے عہد نامہ کے بموجب بطلیموس کی کتاب "علم ہیئت" کا ایک نسخہ بھی طلب کیا تھا۔ اور اس کا فوراً عربی ترجمہ بھی کرایا تھا۔ اس کتاب پر عربوں کا علم ہیئت تمام و کمال مبنی ہے۔ اس کے ذریعہ سے عربوں نے چند اہم طبعی مسائل حل کئے۔ انھوں نے زمین کا طول و عرض دریافت کیا۔ اور تمام اجرام فلکی کی (جو انہیں دکھائی دیتے تھے) ایک ترتیب وار فہرست مرتب کی۔ بڑے بڑے تاروں کے وہ نام رکھے۔ جو اب تک ہمارے نقشوں اور کروں پر لکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے سال کی وسعت کا صحیح اندازہ کیا۔ اور اجرام فلکی کے شعاع میں جو کجی پیدا ہوتی ہے۔ وہ معلوم کی۔ اور لنگر والی ساعت (گھڑی) ایجاد کی۔ تاروں کی تصویر اتارنے کے فن کو ترقی دی۔ ہوا میں روشنی کی شعاعوں کا ٹیڑھا راستہ معلوم کیا۔ متوازی الافق آفتاب اور ماہتاب کے مظاہرات کے اسباب دریافت کئے۔ اور انہوں نے سب سے پہلے یورپ میں رصد خانہ تعمیر کیا۔ ان کے مشاہدے اس درجہ تک صحیح اترے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ کے قابل ترین مہندس ان کے نتائج استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ لیپ لیس نے اپنی کتاب "نظام عالم" میں عربوں کے مشاہدات کا حوالہ دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ مصنف موصوف کا مشاہدہ اس امر کا قطعی ثبوت ہے۔ کہ مدار ارض کی گولائی بڑھتی جاتی ہے۔ لیپ لیس نے ابن یونس کے نتائج متعلقہ کجی مدار شمس کو بھی اپنے مباحث میں استعمال کیا ہے اور ساتھ ہی زحل و مشتری کے زیادہ تفاوت کے مسئلہ کا بھی حوالہ دیا ہے۔ جسے ابن یونس نے دریافت کیا تھا۔ یہ عرب ہیئت دانوں کی وسیع خدمات کا محض ادنیٰ نمونہ ہے۔ جو انہوں نے ہیئت عالم کے مسئلہ کے حل کرنے میں بنی نوع انسان کے لئے انجام دی ہیں۔"

(معرکہ مذہب و سائنس)

(۲) اور ملاحظہ ہو:۔

"عرب کے یہ سب کے سب بھیڑیں چرانے والے خانہ بدوش لوگ (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تلقین سے ایسے بدل گئے۔ کہ جیسے کسی نے سحر یا جادو

گذشتہ قوم اس مقصد کو پا نہیں سکتی۔ دیکھو فوج کے ہر سپاہی کو معلوم ہوتا ہے کہ اس فوج کا کیا مقصد ہے۔ جس کا وہ سپاہی ہے۔ اور ہر ایک سپاہی اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ میدان جنگ میں اگر فوج کا کرنیل مر جائے تو میجر اس کی جگہ کمان کریگا اور میجر مر جائے۔ تو کپتان کمان لیگا۔ اور اسیطرح ایک وقت سپاہی بھی کمان لیگا۔ اور وہی کام کریگا وہی کچھ سوچیگا۔ جو جرنیل یا کرنیل کرتا اور سوچتا تھا۔ اور آخر وہ سب فوج کامیاب ہوتی ہے۔ کیونکہ سب کو اپنا مقصد معلوم ہے کہ ہم کس طرح دشمن کو فتح کرنا ہے۔

اگر مدعا معلوم ہو تو مشکلات سے انسان گھبرا نہیں سکتا۔

یہ اصول ٹھیک نہیں کہ جو فلاں کریگا۔ وہ کرینگے۔ بلکہ مقصد سب کا ایک ہونا چاہیئے اور اس کے حصول کے لئے ہر ایک ممکن کوشش سے کام لینا چاہیئے۔ پس سوچو کہ تمہارا کیا مقصد ہے۔ اور اس سلسلہ کی غرض اور مدعا کیا ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہو گا۔ تو تمہارے قدم کسی خطرناک سے خطرناک مقام پر بھی نہیں ڈگمگائینگے۔ اور کوئی روک تمہارے رستہ میں حائل نہ ہوگی۔ دیکھو جو شخص یونہی سیر کرنے کو نکلے اسکو اگر آگے بڑھنے سے روکدیا جائے۔ تو وہ رک جائیگا۔ لیکن جس شخص نے مثلاً بٹالہ جانا ہے۔ اگر اسکو سڑک پر چلنے سے روک دیں تو وہ واپس نہ آئیگا بلکہ ایک دوسرے رستہ پر پڑ لیگا۔ اور اگر اس سے روکا جائیگا تو پھر دوسرے رستہ پر پڑ لیگا۔ حتی کہ وہ اپنے مقصد کو پا لیگا لیکن جب مقصد نہ ہو۔ تو فوراً ایک شخص اس راستہ کو چھوڑ سکتا ہے قرآن کریم اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو تعلیم ہمیں ملی۔ اور جو ہمارا مقصد ہمیں بتایا گیا ہے۔ اگر ہم نے اسکو سمجھ لیا ہے تو ہم کسی وجہ سے بھی اسکو حاصل کئے بغیر نہیں رک سکتے۔ اور اگر نہیں تو پھر اس راستہ پر قدم بھی نہیں رکھا جائیگا۔

ہمارا جو مقصد ہے اسکے حصول کیلئے خواہ نسلیں ختم ہو جائیں مگر لگے رہنا چاہیئے

یہ دن خاص ہیں اور انہیں خدا کا وعدہ ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھا کر خوب دعائیں کرنی

چاہیئیں۔ ہمیں جو مرحلہ طے کرنا ہے۔ اور جس مقصد کو ہم نے پانا ہے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ ہمیں کب حاصل ہو گا ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ سینکڑوں برسوں میں حاصل ہو گا یا ہزاروں میں یا لاکھوں برسوں میں یا کروڑوں اور اربوں میں ہو گا لیکن وہ خواہ کبھی ہو ہمیں اسکی خاطر جب تک ہم جیتے رہیں۔ خود کوشش کرنی چاہیئے۔ جب ہم مر جائیں تو اپنی اولاد کو وصیت کر جائیں۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلا جائے۔ اگر ہم نے مدعا کو سمجھ لیا ہو تو ہم کسی کے روکے سے رک نہیں سکتے۔ چیونٹیوں کو دیکھو ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ گرمی کے موسم میں غلہ جمع کرتی ہیں۔ اگر ہزار کوشش ان کے سوراخوں کو بند کرنے کی کیجائے۔ تو وہ نہیں رکینگی۔ ایک جگہ سے بند کرو۔ دوسری جگہ سے نکل آئینگی۔ لیکن سردی میں اگر کوئی چاہے تو ایک جگہ سے سوراخ بند کرے اگر مہینوں کے بعد دیکھے گا تو بند ہی ہو گا۔ اسی طرح ہمیں آنحضرت صلعم کی آمد اور مسیح موعود کی بعثت کی غرض کو سمجھنا چاہیئے۔ جب ہم میں ہر ایک فرد سمجھ لیگا۔ تو پھر وہ اس مقصد کے حصول کے لئے تمام کوشش کو صرف کر دیگا۔ اگر پھر کمزوریاں اور غلطیاں سرزد بھی ہوں۔ تو کوئی پروا نہیں۔ اگر مقصد معلوم نہ ہو۔ تو پھر اس کے کام بے نتیجہ اور عبث ہوں گے۔ جس شخص کو مقصد معلوم ہو۔ اس کی مثال اس گیند کی نہیں ہو گی۔ جو یونہی زمین پر لڑھکتا ہے۔ بلکہ اس انسان کی ہے۔ جو ایک مقصد کے ماتحت حرکت کرتا ہے۔ وہ اگر گرتا ہے۔ تو پھر اٹھ کر چل پڑتا ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ مدعا کو سمجھا اور یاد رکھا جائے۔

رمضان میں قبولیت دعا کا عام اعلان

خدا سے ان دنوں میں خاص دعا کرو۔ یہ خاص دن ہیں۔ ان میں خدا کا وعدہ ہے۔ کہ جو مانگے گا۔ اسکو ملیگا۔ ایسے ایام عوام کیلئے ہوتے ہیں۔ جو خدا کے پیارے اور محبوب ہوتے ہیں۔ ان کی دعا تو ہر وقت قبول ہوتی ہے۔ اور وہ جس وقت مانگتے ہیں۔ انکو ملا کرتا ہے۔ ماں باپ اپنے بچے کے لئے وقت مقرر نہیں کیا کرتے۔ اپنا بچہ تو جب مانگے اسکو ملتا ہے۔ اور یہ غیر کے لئے ہوتا ہے کہ جب اسکو کہا جائے۔ کہ جو مانگو گے۔ ملیگا۔ بچہ اور ملاقات کا وقت مقرر نہیں کیا جاتا۔ غیر احمدیت "کہا" تو اس کے لئے وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن پیتر ایسا وقت ہو کہ عام کو ہمیں اجازت ہو۔ تو جو پیارے اور محبوب ہوں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اپنے تعلق میں ترقی کر سکتے ہیں۔ پس اس میں سب خدا کے حضور دعائیں کر سکتے ہیں۔ اور اپنی درخواستیں پیش کر سکتے ہیں۔ پس خدا سے دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ مقصد حاصل کرنے کی توفیق دے۔ جو اس کا اسلام بھیجنے سے ہے اور جس کیلئے اس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

جب دوسرے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو فرمایا کہ مجھے بہت دنوں سے خیال آتا ہے۔ اگر مجھے فرصت نہ ملے۔ تو کوئی دوسرا ذہن میں رکھے۔ کہ ایک چھوٹا سا ٹریکٹ لکھا جائے۔ جس میں یہ بتایا جائے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ اور احمدی کا فرض کیا ہے۔ لوگ نیکی کرتے ہیں اور اس کام کی طرف قدم اٹھاتے ہیں۔ مگر اس طرح نہیں۔ جس طرح ایک شخص ڈیوٹی ادا کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص چور کو اتفاقاً پکڑتا ہے۔ تو اس کا پکڑنا محکمہ انسداد جرائم سے مستغنی نہیں کر سکتا۔ یا کوئی شخص کہیں گر جائے۔ اور اس کا ہاتھ ٹوٹ جائے۔ دوسرا شخص اتفاقاً وہاں سے گذرے اور پٹی باندھ دے۔ تو اس کا ہاتھ باندھنا ڈاکٹر سے مستغنی نہیں کر سکتا۔ یہ تو وہ لوگ ہیں۔ جن کے سامنے ایک کام آ گیا ہے اور انہوں نے کر لیا۔ لیکن جس نے اپنی زندگی کا ایک مقصد ٹھیرایا ہو۔ وہ کبھی اس سے غافل نہیں ہو سکتا۔ اور پہلا شخص اس کا قائمقام نہیں کہلا سکتا۔

امتحان کتب مسیح موعود

اسوقت تک اس میں شامل ہونیوالوں کی تعداد ۹۳ تک پہنچ چکی ہے۔ اور بھی جو بھائی شامل ہونا چاہیں۔ جلد اپنی درخواست بھیجدیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ان پر کر دیا ہو۔ وہ لوگ سلطنتوں کے بانی مبانی اور شہروں کے بنانے والے اور کتب خانوں کے جمع کرنیوالے ہو گئے۔ قسطاط۔ بغداد۔ قرطبہ اور سویلی (اشبیلیہ) کے شہروں کو وہ قوت ہوئی کہ عیسائی یورپ کو اپنی ہیبت اور شوکت سے کپکپا اور تھرتھرا دیا اور ان میں تزلزل ڈال دیا .... ہر ایک عیسائی کو بالضرور افسوس ہو گا۔ کہ مسلمانوں نے بہت سے پھلے پھولے مشرقی کلیسے مسمار اور خراب کر ڈالے (غلط ہے) مگر ساتھ ہی اس کے اس بات کو بھی نہ بھولنا چاہیئے کہ یورپ نے منطق۔ فلسفہ اور علم طب و فن عمارت عربوں سے حاصل کیا ہے"

(ترجمہ قرآن راڈویل)

(۳) ڈاکٹر اسپرنگر صاحب جن کی مہارت علوم عربیہ میں مشہور ہے۔ انھوں نے حسب التحریک گورنمنٹ آف ڈائرکٹرس۔ کتاب الاصحابہ فی تمیز الاصحابہ تصنیف علامہ شیخ ابن حجر عسقلانی کا زبان انگریزی میں ترجمہ کرتے ہوئے اس کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ:-

"مسلمانوں کے علوم کی عزت علم اسماء الرجال ہے نہ تو کوئی آج تک ایسی قوم گذری۔ اور نہ اب ہے جس نے مسلمانوں کی مانند بارہ سو برس کے عرصہ میں ہر ایک اہل علم کے حالات زندگی قلمبند کئے ہوں۔ اگر مسلمانوں کی کتب رجال جمع کی جاویں۔ تو غالباً ہم کو پانچ لاکھ علمائے مشاہیر کا تذکرہ مل جاوے۔ ان کی (مسلمانوں کی) تاریخ میں کوئی قرن یا نامی جگہ ایسی نہیں ہے۔ جس کا کوئی آدمی اس تذکرہ میں نہ ہو"

(۴) "عرب فاتحوں نے حصول علوم و فنون میں بہت جلد اسی قدر ترقی کر لی۔ جتنی کہ ان کی فوجی قوت میں ترقی ہو گئی تھی۔ عربوں نے تہذیب کو خود حاصل کر کے بڑی سرگرمی کے ساتھ اس کو ہر کہیں پھیلا دیا۔ بڑے بڑے شہر ان کی حکومت میں تعمیر ہونے لگے۔ تجارت اور کارخانوں میں ترقی حاصل کی۔ مدارس اور کالج تمام اسلامی دنیا میں بن گئے۔ اور ان میں علوم و فنون کا رواج اسوقت بھی بڑے عروج پر تھا۔ جبکہ یورپ میں تہذیب اور علم و ہنر نہیں پھیلا تھا۔ اور جو زمانہ کہ یورپ کی تاریخ میں بہت تاریک زمانہ کہلاتا ہے۔ (ویسے زمانہ اس سے بھی زیادہ تاریک تھا) مسلمانوں کی سلطنت اس زمانہ میں نہایت وسیع ترین سلطنت دنیا میں تھی۔ اور اپنی تمام ممالکت میں عربوں نے علم پھیلا دیا تھا۔ بارھویں صدی کے آغاز میں اقلیدس علم ہندسہ۔ ہیئت اور علوم طبعی یورپ میں عربوں کی وجہ سے پہنچے۔ یعنی یہ سب علوم عربی زبان میں موجود تھے۔ جو یورپ میں لائے گئے۔ اندلس (سپین) کے مسلمانوں میں تو علوم و فنون صنعت و حرفت کا چرچا دسویں صدی کے آغاز ہی میں درجہ کمال پر ہو گیا تھا۔ وہاں مسلمانوں کی مدد سے کتب خانے اور یونیورسٹیاں (بیت العلوم) موجود تھے علماء اور فضلاء۔ علم ادب۔ منطق۔ فصاحت۔ بلاغت نجوم۔ حساب۔ علم ریاضی کے سبق طالب علموں کو پڑھایا کرتے تھے۔ یونانیوں کی فلسفہ کی کتابیں سب سے پہلے عربوں نے اپنی زبان میں ترجمہ کر لی تھیں۔ یورپ والوں نے عربی ترجمہ کو لاطینی میں ترجمہ کیا۔ اور اس طرح سے علم فلسفہ بذریعہ عربوں کے یورپ میں پہونچا۔ کیونکہ اس زمانہ کے یورپین فضلاء میں سے معدودے چند ہی قدیم یونانی زبان سمجھ سکتے تھے۔ علم حیوانات۔ علم نباتات۔ علم کیمیا اور خاص کر علم طب اور حکمت کا مسلمانوں کو بہت شوق تھا۔ سپین کے مسلمانوں کے ہم سب یورپ والے اس بات کے ممنون ہیں۔ کہ علم حساب اور عددوں کا لکھنا یورپ والوں کو مسلمانوں کی وجہ سے آیا ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ علم یورپ میں عربی ہندسہ حساب کے نام سے مشہور ہے .... یورپ میں روم (اٹلی) اور قسطنطنیہ کے عالم اور اہل کمال جو وقت کہ زمین کو پھیلا ہؤا (یعنی چپٹی) جانتے تھے۔ اور ظاہر کرتے تھے۔ اسپین میں مسلمان علی العموم اپنے مدرسوں میں جغرافیہ کرہ ارض پر پڑھایا کرتے تھے۔ گویا مسلمانوں نے سب سے اوّل یہ دریافت کر لیا تھا کہ زمین گول ہے۔ یورپ میں علم نجوم کی تحقیقات کے لئے جنھوں نے کہ اول ہی اول رصد گاہیں بنائیں وہ عرب ہی تھے۔ رصد گاہ کے لئے عربوں نے شہر سویلی (اشبیلیہ) میں جو برج بنایا تھا۔ مسلمانوں کے بعد جب سپین پر عیسائی قابض ہوئے۔ تو بسبب جاہل اور بے علم ہونے کے ان کی کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اس برج سے کیا کام ہوتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اس برج کو گھنٹہ گھر بنا لیا۔ یہ امر واقعہ ہے کہ باوجود اس کے کہ یورپ جہالت اور وحشت کی تاریکی سے مدت سے نکل آیا ہے۔ لیکن مسلمانوں نے جو اس پر احسان عظیم کیا ہے اس احسان کا یورپ نے آج تک کوئی مناسب شکریہ ادا نہیں کیا"

(ہسٹری آف ورلڈ)

الغرض ہم مسلمانوں کے ان شاندار علمی کارناموں کا کہاں تک ذکر کریں۔ جن کا اعتراف آج بھی مہذب دنیا کی طرف سے صاف اور کھلے لفظوں میں ہو رہا ہے۔ مسلمان دیکھیں اور غور کریں کہ ان کے آبا و اجداد نے کیا کیا۔ اور وہ کیا کر رہے ہیں۔

فضل حسین۔ قادیان دارالامان

قابل توجہ احباب

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک پر احباب نے اپنے چندوں میں بہت ترقی کی ہے اور بعض جماعتوں نے قابل قدر نمونہ پیش کیا ہے۔ مگر قحط و گرانی کے باعث چندہ کی آمدنی کی مقدار میں کوئی معتد بہ ترقی نہیں ہوئی۔ اب پچھلے ہفتہ سے آمد میں پھر کمی ہونی شروع ہو گئی ہے۔ میں اخبار کے ذریعہ تمام احمدی احباب اور سکرٹری صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں۔ براہ مہربانی چندہ وغیرہ باقاعدہ کریں۔ اور مالی امداد سلسلہ کی طرف مستقل توجہ رکھیں۔ ہم اسوقت دنیا کے ساتھ ایک مذہبی جنگ میں معروف ہیں۔ اسمیں کسی قسم کی غفلت یا تساہل ٹھیک نہیں۔ اب فصلانہ چندہ۔ صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کی رقوم مستعدی اور خاص کوشش کے ساتھ جمع کی جاویں اور احباب کا پورا التزام رکھا جاوے۔ کہ ہر ایک احمدی دوست سے ضرور کچھ نہ کچھ وصول کیا جاوے۔ اور باقاعدہ چندہ دینے والوں کی طرف زیادہ توجہ کی جاوے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

[...] بیگم کے شوہر جناب مرزا سلطان محمد صاحب کا عقیدہ

خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ کسی قوم یا شخص پر محض اس کے کفر۔ شرک یا بت پرستی کی وجہ سے اس دنیا پر عذاب نازل نہیں کرتا۔ ہاں اس کے پاک بندے جو خدا تعالیٰ کے نام کو جب دنیا میں روشن کرنا چاہتے ہیں۔ اور ظالم لوگ ان پر ظلم کرتے۔ اور طرح طرح کے دکھ اور ایذا دیتے ہیں۔ جیسا کہ نبیوں کے قول ولنصبرن علےٰ ما اذیتمونا سے ظاہر ہے۔ تو خدا تعالےٰ کا غضب ان کیلئے بھڑکتا ہے۔ مگر چونکہ وہ غضب میں دھیما ہے۔ اور اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ اسلئے وہ ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون کے ماتحت بڑے تباہ کن عذاب کے نازل کرنے سے پہلے ان پر چھوٹے چھوٹے عذاب نازل کرتا ہے۔ تاکہ وہ ان شوخیوں اور شرارتوں سے باز آجائیں اور اگر ایمان نہ لائیں۔ تو کم از کم مخالفت اور شرارت کرنے سے ڈریں۔ اسی لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ما نرسل بالآیات الا تخویفا۔ وصرفنا فیہ من الوعید لعلھم یتقون او یحدث لھم ذکرا۔ ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذنٰھم بالبأساء والضراء لعلھم یتضرعون۔ کہ خدا تعالیٰ نے انبیاء کا مقابلہ کرنیوالوں کے متعلق جو عذاب کی پیشگوئیاں کرتا۔ اور انکو مختلف قسم کے عذابوں میں مبتلا کرتا ہے۔ تو اس کا منشاء یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ تکبر چھوڑ کر عاجزی اور فروتنی اختیار کریں۔ اور تاکہ آئندہ مخالفت کرنے سے وہ ڈریں۔ اور گذشتہ زیادتیوں پر وہ نادم ہوں اور توبہ کریں۔ جیسا کہ دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ کہ کفار اگر اپنے گناہوں کی بخشش چاہیں۔ تو وہ عذاب الٰہی سے اس دنیا میں بچ سکتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے دل میں کچھ خوف پیدا ہو۔ اور وہ تضرع اختیار نہ کریں۔ تو پھر معمولی عذابوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور یک لخت تباہ کن عذاب آجاتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد اخذنٰھم بالعذاب فما استکانوا لربھم وما یتضرعون حتیٰ اذا فتحنا علیھم باباً ذا عذاب شدید اذا ھم فیہ مبلسون اور اخذنٰھم بغتۃً فاذا ھم مبلسون۔ کہ ہم نے انکو عذاب کے ساتھ پکڑا۔ مگر نہ تو انھوں نے خدا کے لئے کفر چھوڑ کر ایمان قبول کیا۔ اور نہ ہی انہوں نے تضرع اور فروتنی کی راہ اختیار کی۔ تب ان پر اچانک وہ عذاب نازل ہوا۔ کہ جس سے نجات کی انکو کوئی امید نہ رہی ٭

کچھ او پر سنت اللہ سے محض ناواقف لوگ حضرت مرزا صاحب کی نکاح والی پیشگوئی کو جگہ جگہ پیش کر کر مخلوق خدا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ مرزا احمد بیگ اپنی شوخی اور بے باکی پر مصر رہکر لڑکی کی دوسری جگہ شادی کرکے جلد تر عذاب کے نیچے آگیا۔ جو اس خاندان کے لئے آیت لعلھم یتقون او یحدث لھم ذکرا کے ماتحت سخت عبرت اور خوف کا موجب بنا۔ اور بدگوئی اور استہزاء کی راہ کو ترک کرکے انھوں نے ایمان کی یا خاموشی کی راہ اختیار کی۔ پہلے تو انکی یہ حالت تھی کہ شریعت اسلام پر بھی ہنسی اڑاتے تھے پھر ان کے دلوں پر ایسی ہیبت طاری ہوئی۔ کہ صدقہ و خیرات صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرنے لگ گئے۔ اس خاندان کے بعض دیگر آدمیوں پر قیاس کرکے میں نے مرزا سلطان محمد صاحب کا بہت برا نقشہ دماغ میں جمایا ہوا تھا۔ مگر مجھے جب پٹی جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ان سے میں نے ملاقات کی۔ تو میں نے انکو ایسا شریف پایا۔ کہ میرا دل خوشی سے بھر گیا میں نے انکو نہایت ہی خلیق اور سنجیدہ پایا۔ دوسرے وقت علیحدگی میں ملاقات کرنے کی میں نے ان کو تکلیف دی۔ جسے انھوں نے بخوشی منظور کیا۔ عند الملاقات میں نے سوال کیا کہ اگر آپ برا نہ منائیں۔ تو میں حضرت مرزا صاحب کی نکاح والی پیشگوئی کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے جواب میں انھوں نے کہا۔ کہ آپ بخوشی بڑی آزادی سے دریافت کریں۔ میرے خسر مرزا احمد بیگ صاحب واقعہ میں پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ غفور رحیم بھی ہے۔ اپنے دوسرے بندوں کی بھی سنتا اور رحم کرتا ہے۔ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے میری زاری و دعا کی وجہ سے وہ عذاب مجھ سے ٹال دیا

پھر میں نے ان سے سوال کیا۔ آپکو حضرت مرزا صاحب کی اس پیشگوئی پر کوئی اعتراض ہے۔ یا یہ پیشگوئی آپ کے لئے کسی شک و شبہ کا باعث ہوئی ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ یہ پیشگوئی میرے لئے کسی قسم کے بھی شک و شبہ کا باعث نہیں ہوئی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ اگر پیشگوئی کی وجہ سے آپکو حضرت مرزا صاحب پر کوئی اعتراض یا شک و شبہ نہیں۔ تو کیا کوئی اور ان کے دعوے کے متعلق آپکو اعتراض ہے۔ جس کی وجہ سے آپ ابھی تک بیعت کرنے سے رکے ہوئے ہیں۔ اس پر بھی انہوں نے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر کرکے یہی جواب دیا کہ مجھے کسی قسم کا بھی ان پر اعتراض نہیں۔ بلکہ جب میں انبالہ چھاؤنی میں تھا۔ تو ہمارے رشتہ داروں میں سے ایک احمدی نے مرزا صاحب کے متعلق میرے خیالات دریافت کئے تھے۔ جس کا میں نے اسکو تحریری جواب دیا تھا۔ (وہ تحریر رسالہ تشحیذ میں چھپ چکی ہے) اس کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ جب آپکو کوئی اعتراض نہیں تو پھر آپ بیعت کیوں نہیں کرتے۔ جس کے جواب میں انہوں کہا کہ اس کے وجوہات کچھ اور ہی ہیں۔ جن کا اس وقت بیان کرنا میں مصلحت کے خلاف سمجھتا ہوں میں بہت چاہتا ہوں۔ کہ ایک دفعہ قادیان جاؤں۔ کیونکہ مجھے حضرت میاں صاحب کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ انکی خدمت میں حاضر ہو کر تمام کیفیت بیان کر دوں پھر چاہے وہ شائع بھی کر دیں۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ مگر گولی لگنے کی وجہ سے جواب مجھے لاٹھیوں پر چلنے کی دقت ہے۔ یہ وہاں جانے میں روک ہو جاتی ہے۔

وصایا داخل دفتر

حسب ذیل موصیان نے اگرچہ عرصہ سے وصیت کی ہوئی ہے۔ مگر چندہ شرط اول ادا نہیں کیا۔ الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں اعلان کرایا گیا تھا کہ ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا۔ تو ان کی وصایا داخل دفتر کردی جائینگی۔ چونکہ اس اعلان کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ اس لئے اب موصیان مندرجہ ذیل کی وصایا داخل دفتر کردی گئی ہیں۔

افسر بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر — نام موصی معہ مفصل پتہ

۱۹۴۴۔ سلیمان ولد عمرا ارائیں ساکن میانوال تحصیل پھلور ضلع جالندھر۔
۲۸۶۔ احمد دین ولد شیر محمد قوم جنجوعہ۔ ساکن بلی والہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔
۲۹۱۔ عبد الغنی ولد غلام محی الدین ککے زئی ساکن کنجاہ۔ ضلع گوجرات۔
۵۱۱۔ بہاول خان ولد چودھری شاہ دین زمیندار ساکن گٹھالیاں۔ ضلع سیالکوٹ۔
۵۱۲۔ فیروز الدین ولد شہاب الدین۔ جٹ ساکن گٹھالیاں ضلع سیالکوٹ۔
۵۵۲۔ فتح الدین ولد منہل قوم حجام اٹھوال ضلع گورداسپور
۵۹۸۔ عبد اللہ خان ولد حاجی محمد قوم ونجارہ ساکن بن باجوہ۔ ضلع سیالکوٹ۔
۶۴۱۔ قائم الدین ولد بوٹے خان ریبٹی۔ ساکن چک میرو ضلع سیالکوٹ۔
۶۴۲۔ سراج الدین ولد قطب الدین درزی ساکن کلاس والہ۔ ضلع سیالکوٹ۔
۶۴۶۔ نواب خان ولد دولو خان جٹ ساکن کھیوا سر میانی ۱۴۳ ضلع لائل پور
۶۴۸۔ گجن ولد قادر بخش ارائیں ساکن ڈوگری تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔

۹۴۴۔ عطار محمد ولد پیر بخش۔ ارائیں ساکن گوہد پور ضلع سیالکوٹ
[illegible]۔ عبد العزیز ولد صوبہ۔ راجپوت ساکن دھرم کوٹ ضلع گورداسپور۔
۸۱۵۔ جیون ولد محمد بخش دھوبی۔ ساکن گٹھالیاں ضلع سیالکوٹ
۹۳۵۔ حسین بخش ولد حاکم۔ جٹ۔ ساکن کوٹ آغا۔ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔
۹۶۴۔ محمد علی ولد امیر گوجر۔ ساکن بھیرو چیچی ضلع گورداسپور
۹۹۵۔ امیر بخش ولد اللہ جوایا ککے زئی موضع بھوپال والہ ضلع سیالکوٹ۔
۱۰۲۷۔ محمد یار ولد سزاوار جٹ۔ ساکن گٹھالیاں ضلع سیالکوٹ۔
۱۰۳۲۔ علی محمد ولد عمر بخش جٹ۔ ساکن گٹھالیاں ضلع سیالکوٹ
۱۰۳۶۔ شریف احمد ولد عبد المجید ارائیں ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور۔
۱۱۲۳۔ احمد الدین ولد طرح دین بافندہ ساکن دولیال حال چک نمبر ۹۸۔ سرگودھا۔
۱۱۳۶۔ غلام حیدر ولد کریم بخش ساکن ننگل پور ضلع سیالکوٹ
۱۱۷۴۔ فضل الدین ولد محمد بخش شیخ معمار ساکن علی وال جٹاں۔ ضلع گورداسپور
۱۱۸۹۔ سید فخر الاسلام ولد مولوی امانت علی شاہ۔ نکودر۔ ضلع جالندھر۔
۱۱۹۳۔ احمد بخش ولد میاں بہادر ساکن موضع ٹھنڈہ تھیم ضلع ملتان۔
۱۲۱۱۔ مہتاب خان ولد برخوردار جٹ گٹھالیاں۔ سیالکوٹ
۱۲۱۹۔ حسن بی بی بیوہ کرم داد جٹ ساکن کوٹ گوندل ،،
۱۲۱۸۔ گلاب شاہ ولد کرم شاہ سید۔ ساکن ڈھیری شاہاں ضلع راولپنڈی۔
۱۲۵۷۔ عبد القادر ولد لکھن جٹ ساکن سوجووال [illegible]
۱۲۶۰۔ اسمٰعیل ولد مولا بخش ساکن نکلور تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر۔
۱۳۴۱۔ روشن دین ولد دولو جٹ ساکن کتھو کے۔ سیالکوٹ
۱۳۶۰۔ مسماۃ جھنڈو ڈی زوجہ میاں الٰہ بخش ساکن چاہ لوک دا ضلع ملتان۔
۱۳۷۲۔ مہر بی بی ولد کرم بخش راجپوت ساکن تسکار ضلع گورداسپور

۱۳۷۳۔ مسماۃ اللہ رکھی بنت علی بخش راجپوت ساکن تسکار ضلع گورداسپور
۱۳۷۴۔ محمد دین ولد صورت خان ،، ،، ،، ،،
۱۳۷۹۔ عبد العزیز ولد میاں غلام الدین۔ ارائیں۔ ساکن چک نمبر ۲۷۶۔ ضلع لائل پور
۱۴۵۷۔ مسماۃ بسم اللہ بیگم بنت قدرت اللہ خان افغان۔ قادیان ضلع گورداسپور
۱۴۷۷۔ شیخ قطب الدین ولد شیخ کریم اللہ قریشی پٹیالہ ریاست پٹیالہ۔
۱۵۱۳۔ مجید النساء بنت شیخ رحیم بخش۔ قادیان۔ گورداسپور
۱۵۷۹۔ شاہ محمد ولد راجا راجپوت ساکن اورا۔ سیالکوٹ
۱۶۲۶۔ شیر محمد ولد دتے خان راجپوت۔ ساکن خان فتح ضلع گورداسپور۔
۱۶۷۶۔ مسماۃ مقبول بیگم بنت منشی احمد دین ساکن مگھو ٹنڈی عنایت ضلع سیالکوٹ
۱۷۲۹۔ مسماۃ حاکم جان بنت محمد عالم۔ ساکن لالہ موسیٰ ضلع گوجرات

فہرست چندہ دہندگان بتعمیر مسجد احمدیہ پشاور

نام	موعودہ	موصولہ	واجب الادا
حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا محمود احمد	ـہ	ـہ	۔
قاضی محمد یوسف سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور کوہاٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میرزا عبد الرحیم صاحب احمدی پشاور و ہمشیرہ میرزا صاحب	[illegible]	[illegible]	۔
میرزا محمد صدیق صاحب احمدی کوٹلی	[illegible]	[illegible]	۔
خان محمد دلاور خانصاحب احمدی ای۔ اے۔ سی۔ بنوں	مار	مار	۔
خان منشی غلام حسن خانصاحب احمدی تحصیلدار ردانو	مار	مار	۔
ملک محمود خان صاحب احمدی معیار	مار	[illegible]	[illegible]
ملک مدار شاہ صاحب احمدی تورنگ زئی	مار	[illegible]	[illegible]
میرزا محمد خواص خانصاحب احمدی پشاور	[illegible]	[illegible]	۔
شیخ مشتاق حسین صاحب احمدی گوجرانوالہ	مار	مار	۔

خان بہادر سعد اللہ خان صاحب احمدی بلا کنڈ ۔ مار ۔ ۱۰۰ ۔ ۳۰

بابو محمد شفیع صاحب احمدی شب قدر ۔ مار

مولوی غلام رسول صاحب احمدی پشاور

ڈاکٹر عبد الغفار خان صاحب شب قدر ۔ مار

منشی غلام محمد خان صاحب احمدی پشاور ۔ مار

بابو عبد المجید صاحب احمدی پشاور ۔ مار

مولوی فضل دین صاحب احمدی چارسدہ

خانزادہ امیر اللہ خان صاحب احمدی

ملک عبد المطلب صاحب احمدی مردان

شیخ عبد الرحمٰن صاحب ہزارہ

شیخ الٰہ بخش صاحب احمدی علی مسجد

ملک سردار علی خان صاحب پشاور

سیٹھ ملاوہ رام صاحب وانو

جماعت احمدیہ نوشہرہ ۔ مار

متفرقات (جنکی تفصیل موجود ہے) ۔ ۲۴۰

مندرجہ ذیل اصحاب نے حسب ذیل وعدہ کیا ہے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی لنڈی کوتل مبلغ مار

قاضی محمد شفیق جان صاحب احمدی وکیل چارسدہ ” ” مار

میرزا شہرت علی خان صاحب ترناب ۔ مبلغ ۵ ماہوار تا تکمیل مسجد

عزیز ظفر الحق صاحب احمدی ترناب مبلغ

اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر دے اور دوسر احباب کے واسطے انکو نیک اسوہ ثابت کرے ۔ آمین

احباب یہ سنکر ضرور خوش ہونگے ۔ کہ صوبہ سرحد کے مرکزی شہر پشاور میں ایک عمدہ اور ہموار مقام پر ایک قطعہ زمین بغرض تعمیر مسجد احمدیہ بمبلغ دو ہزار ایک سو روپے میں خریدی گئی ہے ۔ خدا تعالیٰ اب تعمیر مسجد کی جلدی توفیق بخشے ۔ آمین

خاکسار

قاضی محمد یوسف احمدی

سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہوگا (الفضل ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپکے خلیفہ اول حضرت مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اولؓ کا بتایا ہوا

سُرمہ اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے ۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا ۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا ۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے ۔ جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں ۔ یعنی حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شایع کرایا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا ۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا الحمد للہ علےٰ ذالک ۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں ۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ ”برائے امراض چشم بسیار مفید است“ ۔

یہ سرمہ دھندھ ، جالا ، پھولا ، پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود خرچ دگنے کے بجائے تین روپیہ کے دو روپے فی تولہ اصلی ممیرا ۸ ۔ رتی تولہ یہ ممیرا جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید اور مقوی البصر ہے ۔ خصوصاً طلبا کیلئے ۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ۔ جس کی عبارت یہ ہے ۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع بشتہی طعام ۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و بلغم و قاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بیوست و درد مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے ۔ بقدر دانہ نخود صبح کو وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں ۔

قیمت قسم اول عہ فی تولہ

المشتھر :- احمد نور تاجر مہاجر قادیان گورداسپور

عجیب اور خوشنما انگوٹھی ۱/۴

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا سا نگینہ خالص عقیق کا ہے جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ باریک خوشنما ۔ چمکیلے اور پائدار حروف میں ایسی صنعت کے ساتھ تحریر ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے ۔ نفیس نایاب اور عجیب تحفہ ہے ۔ قیمت عہ فی انگوٹھی ۔ اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو دو روپیہ ۔ انگوٹھی جس پر پوری سورہ قل ہو اللہ تحریر ہے قیمت عہ مع نام عہ ۔ ملنے کا پتہ :-

شیخ محمد اسمٰعیل احمدی ۔ پانی پت

بنارسی تحفے ۱/۴

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے ۔ کمخواب ۔ تھان ۔ کاسنی سلک ۔ موزنبی سلک گوٹہ لچکے ۔ پیتری بنارسی پائدار فینسی چوڑیاں ۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں ۔ ایک بار آزمایش کی ضرورت ہے ۔ فہرست کارخانہ طلب فرمایئے ۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے ۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

پونہ میں سیالکوٹ

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس بنام نظام اینڈ کو سیالکوٹ کی برانچ پونہ کیمپ میں ۱۰ دسمبر سے بفضلہ تعالیٰ جاری کر دی ہے ۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں خاص طور سے التماس ہے ۔ جو جنوبی ہند میں کسی فوج میں ملازم ہیں یا کسی ہاکی ، کرکٹ یا فٹ بال کلب سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اپنے اثر کو کام میں لاکر ہماری برانچ سے مال منگوائیں ۔ قیمت وہی ہوگی ۔ جو سیالکوٹ سے مال منگوانے میں خرچ ہوتی ہے بلکہ محصول میں کمی ہو جائیگی ۔ مال عمدہ و دیرپا ہوگا ۔ خط لکھنے پر لسٹ اشیاء کارخانہ و قیمت مفت ارسال کی جائیگی ۔ نظام اینڈ کو نمبر ۹۰۵ Main Street Poona Camp

الفضل سلسلہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے اسلئے اسمیں اشتہار چھپنے کا اچھا موقعہ ہے

ہندوستان کی خبریں

رہتک میں ایک رائے صاحب کا قتل رہتک ۸ر جون - قریباً ایک ہفتہ ہوا ہے کہ رائے صاحب چودہری بابل سنگھ کو جو ایک مسلمہ وفادار سرکار تھے - بوقت ۹ بجے صبح جب کہ وہ اپنے مکان پر بیٹھے تھے کسی نامعلوم شخص نے پستول کی تین گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ؛

گوردوارہ روڑی کی تلاشی ۶ر جون کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے معہ پانچ سب انسپکٹران اور چالیس کنسٹبلان پولیس کے جو بندوقوں اور سنگینوں سے مسلح تھے - گوردوارہ روڑی صاحب (گوجرانوالہ) کو گھیر لیا - اور سارے گوردوارہ کی تلاشی لی گئی لیکن کوئی چیز برآمد نہ ہوئی - صرف کچھ کاغذات اور اخبارات کے پرچے پولیس ساتھ لے گئی - اور لنگر کے سیوادار بھائی آتما سنگھ کو گرفتار کر کے لے گئی ؛

ممبران پبلسٹی کمیٹی گورنمنٹ ہند کو اشاعت کے متعلق تمام معاملات میں مشورہ دینے کے لئے جن اصحاب کو پبلسٹی کمیٹی میں کام کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا - ان سب کے جوابات موصول ہو گئے ہیں - اور اب اعلان کیا گیا ہے - کہ اس کمیٹی کے عہدہ دار اور ممبران حسب ذیل مقرر ہوئے ہیں :-

پریزیڈنٹ آنریبل سر ولیم ونسنٹ -

سرکاری ممبران :- آنریبل ڈاکٹر تیج بہادر سپرو - آنریبل سر فضل حسین وزیر تعلیم پنجاب - آنریبل مسٹر ڈینس بیرے سی - آئی - ای - سکرٹری گورنمنٹ ہند وفارن و پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ - آنریبل مسٹر رچی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب پروفیسر ولیمس ڈائرکٹر سنٹرل بیورو آف انفرمیشن کرنل ڈبلیو لیج - سی - بی - ای - سی - ایم جی - ڈی - ایس او ؛

غیر سرکاری ممبران :- آنریبل مسٹر جی ایم بھورگری آنریبل مسٹر الطاف علی - سر سوامی آئر کے - سی - ایس - آئی - مسٹر جمنا داس - دوارکا داس - ممبر لیجسلیٹو اسمبلی - منشی ایشور سرن ممبر لیجسلیٹو اسمبلی - راؤ بہادر تردو نیکنار چاریہ ممبر کونسل - بابو کرشن چندر نیوگی ممبر کونسل مسٹر کے سی رائے مسٹر کنگسٹن اور مسٹر ای ہاورڈ - مسٹر آر - ایس - اجیئی سیکرٹری بنائے گئے ہیں ؛

ریلوے کی آمدنی شملہ - ۱۰ر جون - یکم اپریل سے لیکر ۲۹ر مئی ۲۱ء تک سرکاری ریلوے کی کل آمدنی ۱۳ کروڑ ۳۷ لاکھ روپیہ ہوئی ؛

ادنیٰ اقوام کی عورتوں کی تعلیم الہ آباد - ۱۰ر جون - گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے ۲ لاکھ ۵۲ ہزار روپیہ کی رقم نیچ جاتیوں کی عورتوں کی تعلیم کے لئے وقف کی ہے ؛

ڈھاکہ یونیورسٹی شملہ ۱۰ر جون - اعلان کیا گیا ہے کہ ڈھاکہ یونیورسٹی کا قانون یکم جولائی ۲۱ء سے زیر عملدرآمد آئے گا ؛

مالی کمیٹی کا ہندوستانی صدر ہندوستان کے مالی معاملات کی جس کمیشن کا اجلاس بمبئی میں ہو گا - اس کے صدر سر ابراہیم رحمت اللہ مقرر کئے گئے ہیں ؛

لاہور میں ۱۲ اکالیوں کی گرفتاری ۱۰ر جون کو صبح سات بجے ۱۲ اکالی لاہور ریلوے سٹیشن کے تھرڈ کلاس ٹکٹ گھر میں ٹکٹ لینے گئے - پولیس افسر نے سیٹی بجا کر بہت سے پولیس والے جمع کر لئے اور اکالیوں کو گرفتار کر کے ریلوے کوتوالی میں بھیج دیا -

لاہور کانگریس کمیٹی کا دوسرا جلسہ بھی روک دیا گیا لاہور سٹی کانگریس کمیٹی کے ممبروں کا جو جلسہ سلانند ہال لاہور میں منعقد ہونا قرار پایا تھا - اُسے صاحب ڈپٹی کمشنر نے بند کر دیا - اس کے بعد کمیٹی نے اپنا جلسہ کانگرس ہال میں منعقد کرنے کی تجویز کی - مگر ڈپٹی کمشنر نے یہ جلسہ بھی ممنوع قرار دیدیا ہے ؛

کوائف سرحد شملہ ۱۰ر جون - مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے - وزیرستان :- وزیری بندوقیں ہمارے سپرد کر رہے ہیں - پہلی جون تک ۱۶۴ سرکاری بندوقیں ۲۰۳ قبائل کی بندوقیں اور چالیس ہزار روپیہ جرمانہ وصول ہو چکا ہے - امساک باران و قحط سالی کی وجہ سے قبائل شاید ہی سے لڑائی جاری رکھنے کے ناقابل ہیں -

باوجود رمضان محسودوں نے جنگ چپاول جاری رکھی ہے - انکی ایک جماعت نے بلوچی فوج پر کوٹکئی کیمپ پر ۲۷ر جون کو حملہ کیا - مگر نقصان کے ساتھ انہیں پسپا کر دیا گیا - ہمارے پانچ ہندوستانی سپاہی اور ایک افسر ہلاک ہوا - کوٹکئی کیمپ جنڈولہ کے انتہائے شمال مغرب میں واقع ہے - ۲ر جون کو پیزو رعزہ کے جنوب مشرق میں ۲۰ محسودوں نے ایک پیش رو دستہ فوج پر حملہ کیا - مگر انہیں جلد پسپا کر دیا گیا - دشمن کے نقصان جان کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا - ہماری گورکھا فوج کے دو سپاہی ہلاک ہوئے - ۴ اور ۵ر جون کی درمیانی شب کو محسودوں نے حیدری کچھ کیمپ پر جو جنڈولہ کے مغرب میں بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - گولیاں چلائیں - دشمنوں کی ایک جماعت سے جو ۴۰ محسودوں پر مشتمل تھی - دست بدستی لڑائی شروع ہو گئی - غنیم نے حملہ کی آڑ میں بم بھی استعمال کئے - مگر ہماری فوج نے جلد ہی انہیں پسپا کر دیا - اس دن ایک فوجی دستہ پر جو جنڈولہ سے حیدری کچھ جا رہا تھا - گولیاں چلائی گئیں کمک پہنچ گئی - اور غنیم کے چار آدمی مارے گئے - ایک برطانی افسر زخمی ہوا - ایک خچر اور تین اونٹ مار دیئے گئے ؛

مولوی عبد الباری کی دھمکی گورنمنٹ برطانیہ کو مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محلی نے ایک اعلان اخبارات میں شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے :-

گورنمنٹ انگورا کے خلاف انگلستان کے تازہ ترین معاندانہ رویہ اور گورنمنٹ کے خلاف مجوزہ کارروائیوں سے ہماری صبر و تحمل کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے - ان حالات میں ہم اپنے پروگرام پر غور کرنے اور اسمیں ترمیم کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں - ہمیں فوری مشورہ کی ضرورت ہے اور ہمیں امید ہے کہ عنقریب مشورہ کیا جائیگا - انگلستان کو مزید تاخیر کے بغیر عراق عرب خالی کر دینا چاہیئے - وہاں سے اپنی فوجیں ہٹا لینی چاہیئیں - اور لوگوں کو اپنے معاملات کا تصفیہ خود کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دینا چاہیئے - دیگر اسلامی ممالک پر انگلستان کو عدم مداخلت کا اعلان کر دینا چاہیئے - فلسطین کو خالی کر دینا چاہیئے - وہاں مسلمان یہودیوں کے ساتھ اور شام میں فرانسیسیوں کے ساتھ معاملات کا

ممالکِ غیر کی خبریں

انگورہ کے خلاف کارروائی لنڈن ۳ جون - ڈیلی ایکسپریس رقمطراز ہے - کہ برطانوی بحری بیڑے کا اجتماع مالٹا میں اس غرض سے ہو رہا ہے کہ اتحادی یونان کے ساتھ شامل ہو کر ترکانِ احرار سے نبرد آزمائی کریں ؛

لنڈن سے ہندوستان تک ہوائی سفر میجر ڈبلیو - ٹی بلیک اخبار ڈیلی نیوز میں لکھتے ہیں کہ ہوائی جہاز "آر ۳۶" اڑنے کے لئے تیار ہو گیا ہے اب وہ مالٹا - مصر - ہندوستان یا کسی اور دور دراز ملک کا سفر کر سکتا ہے - بعض پہلوؤں سے یہ ہوائی جہاز لاثانی ہے - اس کی لمبائی ۶۷۲ فیٹ ہے اس میں پانچ بڑے بڑے طاقتور انجن لگائے گئے ہیں - جن کی وجہ سے وہ ۶۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ سکتا ہے - اسمیں پچاس مسافروں کے لئے گنجایش ہے اٹھارہ جہاز ران ان کے علاوہ اسمیں بیٹھ سکتے ہیں یہ جہاز ہندوستان ۶ روز میں پہنچ سکتا ہے - بہت تیز بحری جہاز اس سفر کو ۲۱ دن میں ختم کر سکتا ہے - اندازہ کیا گیا ہے - کہ درجہ اول کے مسافر کو اسی پونڈ کرایہ انگلستان سے ہندوستان تک کے سفر کا ادا کرنا ہو گا - بحری سفر میں درجہ اول کا کرایہ ایک سو بیس پونڈ ہے -

جرمنی میں شاہ پسندوں کا مظاہرہ برلن میں شاہ پسندوں کا ایک مظاہرہ ہوا جسمیں پرنس آسکر اور پرنس ولیم شریک تھے - اپنی تقریر میں ہٹی افسر نسن نے کہا کہ لیپزگ میں جنگی مجرموں کا جو مقدمہ ہو رہا ہے - وہ ہم جرمنوں کے لئے سخت بدنامی کا موجب ہے - کسی انگریز کو لیپزگ میں جیسا داخل نہ ہونا چاہیئے - اس کے علاوہ اس نے سابق قیصر جرمنی کی واپسی کے لئے بھی دعا کی - یہ معاملہ جرمن پارلیمنٹ کی نظروں میں لایا گیا - جہاں ہیر وِرتھ وزیر نے کہا کہ نسن پر بغاوت کا مقدمہ چلایا جائیگا -

کنیڈا کا نیا گورنر جنرل لنڈن ۳ جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ جنرل لارڈ ڈینگ کنیڈا کے گورنر جنرل مقرر کئے گئے ہیں ؛

ایک ہوائی جہاز کی خریداری لنڈن ۴ جون - امریکہ نے ۲۰ لاکھ ڈالر میں ایک ہوائی جہاز بیڈ فرڈ شائر سے خریدا ہے - جو ۱۹۱۸ء کے تجربات کے بعد بنایا گیا ہے - اس کا طول سات سو فیٹ ہے - اور حجم ساڑھے ۲۷ لاکھ مکعب فیٹ ہے اپنی طرز کا بے نظیر جہاز ہے -

کان کنوں کی ہڑتال کے خاتمہ کے آثار لنڈن ۴ جون - اگرچہ کان کنوں کی انتظامی کمیٹی نے گورنمنٹ اور کان کنوں کی پیش کردہ تجاویز کو نامنظور کر دیا ہے - لیکن عام خیال کے مطابق اس امر کے آثار پائے جاتے ہیں کہ ہڑتال عنقریب ختم ہو جائیگی - ڈربی شائر کی کان واقع سناڈک میں کام پوری طرح ہو رہا ہے - لنارک شائر کی دو کان واقع ہیوڈ میں بھی جزوی طور پر کام شروع ہو گیا ہے - ریلوے کمپنیوں نے اعلان کیا ہے کہ ٹرینوں کی آمد و رفت میں اضافہ کر دیا جائیگا ؛

جنگی مجرموں کے مقدمہ کا خاتمہ لیپزگ - ۴ جون - جرمن جنگی مجرموں کا مقدمہ ختم ہو گیا ہے - آخری ملزم جو پیش ہوا - وہ کارل نیومین ایک آبدوز کشتی کا کمانڈر تھا - اس نے ہسپتالی جہاز ڈوور کیسل کو تارپیڈو مارا تھا - عدالت نے اسکو اس بناء پر بری کر دیا کہ اس نے اپنے افسروں کا حکم مان کر ایسا کیا تھا ؛

لنکاشائر کے کارخانے بند لنڈن ۴ جون - مالکوں اور مزدوروں کے درمیان سمجھوتہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے لنکاشائر کے تمام کارخانوں کا بند ہو جانا تباہی کا باعث سمجھا جاتا ہے - امید کی جاتی ہے - کہ گورنمنٹ مداخلت کر کے تصفیہ کرا دیگی - وزیر مزدوری نے فریقین کو لکھا ہے کہ لنڈن آ کر میرے ساتھ بات چیت کرو ؛

انگلستان میں بیکاری لنڈن ۳ جون - انگلستان میں بیکاری اسقدر بڑھ گئی ہے کہ گذشتہ دو ماہ میں بیمہ بیکاری کے فنڈ کا روپیہ ختم ہو گیا ہے - فروری کے اخیر پر اس فنڈ کے پاس ۲ کروڑ پونڈ تھے - اب یہ سب رقم ختم ہو گئی ہے ؛

جمعیۃ الاقوام کے مصارف اتحادی سلطنتوں کے نمائندوں کی جو مجلس جمعیۃ الاقوام کے نام سے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے بنائی گئی ہے - اس کے اخراجات کے متعلق رسالہ یونائٹ ایج میں ایک شخص لکھتا ہے - اس مجلس کا سب سے بڑا معتمد کم و بیش ایک لاکھ بیس ہزار ڈالر سالانہ تنخواہ لیتا ہے - اور وہ ہر قسم کے ٹیکسوں اور محصولوں سے آزاد ہے - اس معتمد اعلیٰ کے نائبین چالیس چالیس ہزار ڈالر (یعنی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ) سالانہ پاتے ہیں - اور ایک نائب معتمد درجہ سوم ہے - جو ساٹھ ہزار ڈالر (یعنی ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ) سالانہ مشاہرہ پاتا ہے - اسی طرح ان نائبین کے ماتحت چھ ڈائرکٹر ہیں - جو ساٹھ ہزار سے نوے ہزار سالانہ تک تنخواہیں لے رہے ہیں - ان کے ماتحت آٹھ کمشنر ہیں - جن کی تنخواہیں چھتیس ہزار سے چون ہزار روپے تک ہیں - آخر میں چھوٹے چھوٹے کام کرنیوالے ہیں - جنمیں سے ہر ایک اٹھارہ ہزار سے چھتیس ہزار سالانہ تک مشاہرہ وصول کرتا ہے - بین الاقوامی صیغہ امور عمال کا حاکم اعلیٰ جو ایک انگریز اشتراکی ہے - دو لاکھ دس ہزار روپیہ سالانہ لیتا ہے ؛

ترکی جنڈرمہ برطانوی افسروں کے ماتحت ترکی جنڈرمہ جو برطانوی افسروں کے ماتحت تیار کیا گیا ہے - اس مدت میں قابل تعریف کام کر رہا ہے برطانوی اور ترکی حکام میں خوشگوار تعلقات ہیں گذشتہ ماہ میں اس جنڈرمہ نے اپنا مرکز بحیرہ اسود کے کنارے سلیہ میں قائم کر کے کام شروع کر دیا ہے - جو بخوبی جاری ہے ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)